

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ بِرَبِّكَ إِنَّ الْبَلَاءَ كَانَ نَفِيعًا

احمد شمس و المنت که رساله کاشف اسحق و قصیده فضایل یار و رضی

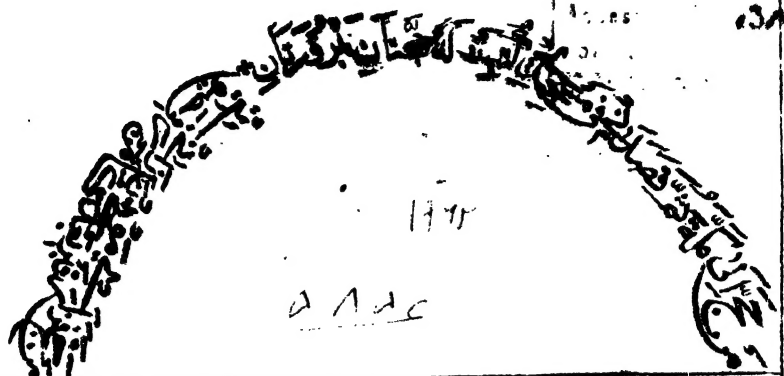
محمد رسول الله علیه و سلم و بدیه سلام و آداب یار شریف سستی به



من تصنیف لطیف و تالیف نظیف محض افاده طالبان

و شائقان ادران کجاست علاءهم و جید الدهر محمد امیر اکبر ابدی عالم اللهم

مطبع الموضع شهر محله نوله طبع دیک



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والعقبه للمؤمنين والصلوة على رسوله
 محمد وآله واصحابه اجمعين ۵ بعد حمد و نعت کے نفیر حقیر محمد امیر کراچی
 خدمت میں اپنے ہمائی مسلمانوں طبع سنت کے ظاہر کرتا ہی کہ جو کتاب اتمام الحجۃ فی زمانہ
 عقیدہ و تائید پر مرتب ہوئی ہے کہ جمیع کتب حدیثیں بعض صحیح بعض احسن جو درجہ
 زیادت انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الٰہین سبکو صام منکی کے حوالہ سے جہلا یا ہی یہ
 کہ کاجان چہا یا ہی بلکہ زیارت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسطریق پر فی زمانہ مروج
 ہی او سکو تو بلا شک حرام اور بدعت لکھا ہی یہ کچھ بکا ہی معاذ اللہ منہ الکذب اور
 چھپے اعلان میں جو نا و عواستحیٰ ہو نہ کابھی کیا ہی یہ جلد یا ہی اور اختتام کتاب پر یہ
 فقرہ جمایا ہی کہ جو تارک الزیارت میں وہ افضل الناس میں یہ سر اسر نفاق از ارتعی
 اہل حق کے نہ کہ کھسالیے وہ یہ عقیدہ والہ خناس میں کیونکہ اہل سنت جماعت کا یہ مذہب
 نہیں لہذا او سکا سچا نا اپنے جماعتی سنت جماعت کو ضرور ہونا کہ وہ کتاب دیکھ کر کہیں
 کوئی ناواقفیت کے سبب شوق زیارت سے مست نہ ہو جاوے اور ایسا نہ سمجھیں کہ جیسے
 او س کتاب میں یعنی اتمام الحجۃ میں لکھا ہی درست ہی اس سلف اس کتاب کی تین فصلیں کہیں

اول فصل میں کل خلاصہ ہی اس عقیدے والوں کا جو زیارت شریف کو ایسا کہتے ہیں اور کہتے ہیں وہ باتیں جو سنت جماعت سے خارج ہیں اس واسطے اس فصل کا نام کاشف الحق ہی اور دوسری فصل میں فضائل زیارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قصیدہ ہی کہ جس سے حقیقت اور فضیلت زیارت کی کما حقہ دل میں پائندہ کے جاسی قرار ہو اور تیسری فصل میں بدیہ اسلام اور آداب زیارت ہے اللہ تعالیٰ قبول فرماوی اور چھٹی سنت جماعتوں کو نفاق سے بچاؤ اور شوق زیارت دیکھ کہ وہابی خارجی بن تیمیہ کے عقیدے والوں کے جال میں نہ پھنسین جو کہ اس کتاب کا اصل مقصد فضیلت اور ذکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی لہذا نام ہی کا اور ذکر محمدی کرما واللہ المستعان علیہ التکلان **فصل اول** کاشف الحق واضح ہو کہ ان نون میں نماز بندوستان میں بابیوں خارجیوں بن تیمیہ کے مریدوں نے بہت مسئلہ خلاف عقاید اہل جماعت کے بیان کرنے شروع کئے ہیں اور جو کہ بعض اذنیج سے عالم شہور ہیں عوام لوگ اوس مسئلہ کو درست سمجھتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ حقیقت میں وہ عالم نہیں ہے کیونکہ عالم نائب رسول صحتہ بن پرنا ب کو اپنے آقا کی تعظیم اور تکریم اور محبت ضرور ہی کرنا جائز ہے جو کہ اپنے آقا کی طرف کو کو نکو بلاؤ اور ایسی تہذیب و تربیت کے ساتھ آقا کا عذر کہ جس کے ولین اسکے آقا کی غیبت ہو وہ بھی مشتاق اور عاشق ہو جاؤ اور اسکے آقا ہی کا کلمہ پڑھنے لگے ایسے عالموں کی صورت دیکھنے سے نجات ہوئی ہی ایسے عالموں کی کو کھڑی کر کے امام کے توجہ میں ہوا وہ عالم نہیں کہ اوپر کے اوصاف سے بالکل مخالف ہیں اور ایسے بیان کرتے ہیں جو نقص شان آقائے نامدار میں اور عدل اور انصاف کو بلایا کرتے رہے کہ یہ بیہودہ جگتے ہیں اور فضل اور سنت اور استحباب فعل کا تو کیا ذکر واجب فعل کہ بھی کفر اور شرک سمجھنے لگے یہاں تک کہ ان بی انصافوں نے زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی حرام اور بدعت کہہ دیا شرم اور خیرت نہ آئی اب محکموں یقین نہوا کہ یہ لوگ سراسر

خطا اور بھول پر ہیں جو یقین اور یقین کون کیسی جہت کر رہے ہیں دل سے عدل اور انصاف کو
 توازن نہ لیا ہے اور پر موجود ہیں ہی مثل ہی کہ قاضی سفر مجھے بہت ہر یا لیکن میں نہیں
 ابن تیمیہ کا کلمہ ہر ہر سنت جماعت میں ملا جاپہتے ہیں اور ابن تیمیہ اور عبد الوہاب کا
 حال بار بار ہم کہتے ہیں کہ مخالف اجماع اور مخالف علم احرار میں شریعتیں ہیں اور ان کی
 طرف کی کتاب اور تقریر کا کیا حوالہ دینا تو غاصد اور مجاہدین ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو رد کرتے
 ہی صارم منکی کے رد میں بھی حرمین میں اکثر کتابیں موجود ہیں اور کچھ صارم منکی والے غلط
 اربعین سے نہیں داند اربعین سے نہیں محدثین صحاح ستہ والوں میں سے نہیں
 فقہای معتبر میں سے نہیں ہر مفسرین جہاں جہاں میں ہیں ہی صحابہ کرام میں سے نہیں
 صوفیان عظام میں سے نہیں ہی علمای راشدین میں سے نہیں ہی جسکے حوالہ پر یہ ایسے
 نازان ہوئے کہ کتاب کا نام اتمام الحجۃ نہ کر کے ایسے شخص کا کیا اعتبار جو مخالف اجماع ہی پر
 ناقص الحجۃ ہوئی ورنہ خود دیکھ کتاب جو آنجناب فی تالیف فرمائی ہے ذرا حرم شریف میں
 جا کر پڑھئے اور فضیلت کی دستاویز پڑھئے کہ ذرا پسند میں نام تو ہوا اور گر گہران کی خوبیاں
 بیان ہوا اپنے اگر یہ فریب دہنی کی اکیس جہتیں تقریر باطلہ سے چھپا یا لیکن نجاست کی بد
 چہتی ہی خواہ کیسا ہی عطر گلاب ڈالو الحمد للہ کہ دعویٰ سراسر استیحاہو جہت سے قول محضوں کی
 کیہ حضرت ابن تیمیہ کے مرید ہیں ہوا شد منکر زیارت فرما کر محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہی اور عبد الوہاب کے مطیع جو قاتل اہل سنت جماعت ہوا پس ایسی کجاطہ سے یہ
 دہائی نہیں جاتے اور کوئی عذر یحین لوگوں میں نبھانا مستحب جو نیک کر کے الزام
 پنا چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کو تو وہ فریب باطنی چھپانا منظر نہ تھا مطعون خلاف
 تر اگر او یحین کے ہاتھ سے وہ بات لکھوائی جیسے فرعون سے موسیٰ علیہ السلام کو
 پرورش کر لیا وہ احکم الحاکمین بڑا غالب اور قادر ہی یہ بھی لایات الا ولی الالباب
 ہی اب غلامہ کتابکا سننے اور انجناب کی دانائی پر آمین کیجئے کہ بموجب بعیت

جو قائل ہو تو ایسا ہو کہ ثانی جس کا مشکل ہو وہ خود اپنے ہی عبارت سے نخل جو اوراق میں ملتا ہے
 صاحب اپنی تحریر سے آپہی قائل ہو دوسری دلیل تلاش کرنیکی حاجت نہ تھی سچ ہی
 اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِدِيْنَ ۝ نفا نیت ایسا برا آزار ہی کہ جاہل تو کچھ
 اصل نہیں عالم ہی گرفتار ہیں اور غصہ میں اتنا ہی خیال نہیں رہتا کہ ہم اول اس کتاب کے
 کیا لکھ سکتے ہیں اور آخر کو کیا لکھتے ہیں اور درمیان میں کیا کلام ہی یہ کیسا ربط بی ربط
 یا ضبط یا سرسام ہی چنانچہ فی الحال جو کتاب تمام کچھ میری نظر سے گزری اور میں نے کہا تو
 سولف صاحب نہایت جودت طبع فرمائی ہی اور باوجود منہا ہی شک کہ کیا ایسا
 الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتْلُوْا فِیْہِ سِکْرًا عَلٰی حَقِّہِ یَعْنِیْ اِیَّیْ اٰیْمَانٍ وَالْوَسْطَ مَبَالِغُہِ کَرُوْا عِندَہِ رِجْ
 بات میں ناحق غلو کو شعرا پر بنا لیا اور فَوَیْلَ لِّہُمْ مَّا کَتَبْتَ اَیْکُمْ ۝ وَاِیْلَ لِّہُمْ مَّا
 یَکْسِبُوْنَ ۝ میں ای ہی اونکو جو کچھ کہتے ہیں ان کے اور وای ہی اونکو جو کچھ
 کہتے ہیں اس سے نہ کہ اور یا اِنَّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اَصْلُوْا عَلَیْہِ وَسَلُّوْا سِلْمًا
 یعنی ای ایمان والو رو دو بھیجی پر اور سلام اور سکی عظمت کو دو میں بجا انصاف
 ہو یہ کچھ نشر ای قریب دو سال کے تلاش کی جتنی کتابیں فقہاء اور محدثین کی یہ ہیں
 وجوب زیارت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مالا مال پائیں خیرت نے تقاضا کیا کہ
 قائل ہوں زیارت کو جاؤں عقیدہ فاسد جو انکار زیارت ہی تو بہ کریں مسلمان ہوں
 یعنی امتنا میں سے نخل کے پھل میں داخل ہوں دو نوجوان کی بہلائی اور ثماویں بلکہ
 ثبوت انکار پر اڑے جب کہیں ثبوت انکار کا پتا نہ پایا انار حبیب الرحمن کیا قائل ہو
 کتاب اتفاق الائمہ دیکھی نا دم ہو کہ ان کتابوں کو اہل انصاف و یکمیں نہ زیارت
 قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا کلام لکھا ہی اور ابن تیمیہ جو شکر زیارت ہی
 اور جس کے مطبع حافظ ابن احمد ابن محمد عبداللہ اوی میں جنکی کتاب صادم منکلی ہے یا
 عبدالوہاب یا ہند والہ و بابی اون کے مطبع ایسے عقیدہ والوں کے کیا اوصاف لکھتی ہیں

سوا خارجی کے اور قرب تو نہیں ملا تو مخفایت حیران ہوئے اپنے پیروں سے مدد چاہی
 جو ابن تیمیہ ہی اوسنے خواب میں بشارت دی میری منکدیکو اور حافظ ابن احمد
 ابن محمد عبد العادی کہ صام منکی منگو لہو کہ وہ میری منکی کا خلاصہ ہی تم وہی عبارت لکھو
 اور زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرام اور بدعت ہو گیا ہوا کہ وہ پہر و کیو
 تمہاری فتح ہی جو لاہی کیسی سفران ہوئی اس خیال سے نہایت خوش ہو چکے ہو
 نہ سوائے بہت اترا سنے گویا وحی حیرتیں علیہ السلام لائے فوراً صام کہ متلاشی ہو
 جب بہم پونہچی اوسکی نقل سب کتاب میں ہر دی گویا بڑا ہن پر پڑا اپنی عقلمند
 میں مشہور ہو رہا وہ وہ یہ صاحب بڑی عالم ہیں دیکھی کسی عربی لکھی ہی اون کی
 عبارت کہ وہ سبچے بڑا عالم ہو جو وہ لکھتے ہیں درست ہی اچھا جال کر کا بچا یا بچھا
 زیارت کا ثبوت کا مل پونہچا کہ جتنے رسالہ چھپے ہیں ملاحظہ فرماوین بار بار لکھنا
 فضول ہی اول کہ رد کا جواب بن آیا تو یہ اکیس جن میں صام منکی کی عبارت لکھ کر
 بچنا چاہا اور اس سے تو ہمارا دعوا وجوب زیارت ثابت ہوا کہ جو اکیس احادیث صحیحہ
 دعویٰ وجوب زیارت میں ہیں اگرچہ اور احادیث کثیر ہیں لیکن ہمارا مطلب
 انہیں اکیس سے بڑا اور کی تلاش کیا ضرور یہ اکیس گواہ گویا ہمارا دعویٰ وجوب
 زیارت کے ہو اور ان اکیس کو ان صاحب مختص صام منکی سے جہٹلایا تو ان کا حفظ
 ایک گواہ ہی صام و اس نام سے جو عداوت پائی جاتی ہی کہ صام شیخ بران یعنی طور
 کاٹنے والی کو کہتے ہیں جب وجوب زیارت کی ثبوت پر اکیس حدیث صحیحہ پر ایک
 مقابلہ میں رد کو صام ہی یعنی تلہ کاٹنے والی پہر انصاف اور عدل کا کیا ذکر نام ہے
 دروغ ثابت ہی او ایک کے اکیس گواہ اور ایک کا فقط ایک گواہ کہ خود نام و سوا
 مخالف نام سے قریب اور وہاں پائی جاتی ہی اگر وہ اکیس کو جہٹلاؤ تو وہ خود جہٹلاؤ
 دعوا او کا خلاف از وعدالت ظاہر بلطنی کی سیکے نزدیک ہمارا ہی وجہ بکا دعویٰ تھا ہوا

اور یہ تو سب دانا اور عاقل جان لینے کے ایک حدیث جھوٹ ہو وہ ہوں چار ہوں کیا
ایکس کے اکیس جھوٹ یہ جھوٹ نہیں ایک شوشیج اور قابل سند ہیں اور دعویٰ وجوب
سچا خالف جو جھٹلاؤ اور اسکو آزار انکار وجوب ہی بہر اسی انکار کے بیماری سے تو قضا
سب قرآن کو جھٹلا رہے ہیں تو ایسے جھٹلائیے کیا قرآن معاذ اللہ جھوٹا ہو جاوے گا نہیں ان
سچا اور حدیثیں وجوب زیارت میں سچی خود ہی جھوٹ ہیں اور ان کا مستحب دعا جھوٹا کیونکہ
ہم لوگ تو زیارت کے کرنے والے ہیں واجب سنت یا مستحب ہو بہر صورت ہم کو نہ ہی نگر کو
اس میں جوئیے کیا غرض کہ واجب نہیں مستحب ہی اسید سے جہلی طعن ہی اور اسی جہ سے
یہ صاحب طعون ہو کر نہ کسی لاکھ آدمی حج کو جا رہے ہیں کیا سب زیارت کو بھی جاتا ہیں
اکثر بہت رہ جاتے ہیں مگر اسی غرض سے کہ کوئی بیماری ہو گیا کوئی خرچ سے تنگ ہو گیا
کسیکو اور امر دشوار پیش آیا کہ نہ جاسکا نہ کھایا اور کس حاج نہیں ہوتا اور دوسرے کو طعن کیا
ہی کیونکہ وہ تو حد سے نہیں گیا لایک کف اللہ کف نسائہ الا وسمہا نہیں نکلیتے ہی
اللہ تعالیٰ کسی نفس کو مگر بقدر اسکی طاقت کے دل سے قربان اور عاشق زار ہے
یہ عقیدہ نہیں کیا کہ فی زمانہ جیسے زیارت ہوتی ہی حرام اور عبتا ہی ہم کیا زیارت
کر کے مرتکب حرام اور بعت کے ہوں اسی سبب وہ مطعون نہیں ہوا اور یہ لوگ
جو مطعون ہوتے ہیں اس میں جو سے کہ ظاہر جھوٹا دعویٰ مسلمانوں کو دہوکا دینے کو کہتے ہیں
کہ کچھ واجب نہ تھا جو ہم گنہگار ہوں مستحب فعل ہی کر گیا تو ثواب ہی ورنہ کچھ عذاب
نہیں اس نفاق کی بات پر طعن ہی کہ اپنا دل عقیدہ کیون نہیں صاف بیان کرتے
جیسے کوئی ہندو مسلمان ہو جاوے اور وہ گائی کا گوشت نہ کھاؤ اور مسلمان کہیں
کہ یہ گائیکے گوشت سے انکار کرتا ہے کیسا مسلمان ہوا اور وہ کہہ کچھ گائی کا
گوشت ترک نہ اسلام سے نہیں ہی کہ اسی کے کھانے سے مسلمان ہی ہوتی ہو تو سب
اسکے پیچھے پڑ جاوین گئے وہی کہ تم صاف کہہ دینا گائیکے گوشت کیون نہیں

کھاتے اور ہزاروں مسلمان گائیکا گوشت مطلق نہیں کھاتے اور انہ کوئی پوجتا ہی
نہیں نہ متعرض ہوتا ہی کہ تم کیون نہیں کھاتے کیونکہ مسلمان کچھ گائیکو پوجتے
نہیں ہیں کہ اس کے اوبٹ نہ کھاتے ہوں اسی وجہ سے اونکا کوئی متعرض نہیں ہوتا
اور مند و لوگ گائیکو پوجتے ہیں اس سے سب نے اعتراض کیا کہ یہ جو نہیں کھاتا مسلک
ہوا اسکے دین ابھی فضیلت اور بزرگی گائیکی بہر ہی ہی واجب اوسکو تنگ کیا تب
اویس نے کہا بھائی کلئے ایسی بزرگ چیز ہی کہ ہمارے زراعت کشاستر میں کما ہی کہ گائیکے
پیشاب اور نو بر کمانیے دھرم سد رہتا ہی اوسکا گوشت ہم کیسے کھا دیں تب سب
کہیں گے کہ یہی ہمارے مذہب کا باعث تھا کہ تیرا عقیدہ معلوم ہو اب تیرا کلمہ پڑھنا اور
نماز روزہ کچھ کام نہیں کیونکہ تیرے دل سے تو ابھی گائیکی بزرگی نہیں گئی نا ر ایکسا
کلمہ پڑھتا ہی اور مسلمان بنا چاہتا ہی یہ دعوائی را جھوٹا ہی اسبطح و بابی حج کو
جاتا ہی اور زیارت کو نہیں جاتا تو او سپرب طعن کرتے ہیں کہ دیکھو یہ وہابی ہی حج کو
لیا اور زیارت کو نہیں گیا تو وہ دعوا کرتا ہی کہ کیا حج کرے تو زیارت بھی ضرور کری
یہ تو واجب نہیں سوچتی تب لوگ ضد کرتے ہیں اور تنگ کرتے ہیں کہ تم حج کو
زیارت کو کیون نہیں جاتے جب وہ تنگ ہو کر کہتا ہی کہ بھائی ہمارے شیخ تقی الدین
ابن تیمیہ کی زیارت سے انکار ہی اور کچھ لغو اب میں نہیں لکھتے ہم کیسے زیارت کریں تب
لوگ اویسے کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب کا یہی سبب تھا اب تمہارا عقیدہ معلوم ہوا اب تمہارا
روزہ نماز حج کو کچھ کام نہیں کیونکہ تمہارے دل سے عداوت رسول اللہ تو نہیں گئی
تم سنت جماعت نہیں ابن تیمیہ کمر میو اوسکا کلمہ پڑھتے ہو اب دعوا تمہارا سنی ہے یا
جہود ہے یا گائیکو کہ تم کو تو زیارت انکار ہی تمہیں کیا کام مستحب ہو یا سنت یا واجب یا مؤخر
جو ہو جاؤ اسطرح ہی کہ بلکہ وہ فعل کرنا ہی تمہارے جتنے جملائے اور برا ماننے سے کیا تا ہی
۷ شب پر صبح آفتاب خواہد رونق بازار آفتاب نکلاہد۔ یَرْبُذُونَ لِطَمَظُنَا

سچ ہی جھوٹ کے پیر نہیں کہی اید ہر ہکا تھی اوو ہر ایک بات پر قیام نہیں اور پر
 صفحہ ۷ میں لکھا ہے کہ جب اون لوگوں کا جو حج کر کے واپس آئے ہیں بشرط وسعت
 ارادہ مدتیہ تطبیق کا ہی تو یہ مدن موافق قول مولوی صاحب کے ہی محض سچا ہی ایتھے
 یہ سب قریب ہی کہ بشرط وسعت ارادہ رکھنے والوں کے مد میں اکیس جز کی کتاب چھاپنے کا
 وسعت ہوگی کہ قریب پڑ سورت پھر کچھ خرچ ہوا ہو گا زیارت کی وسعت نہیں جانی
 تعجب ہے کہ شرم نہیں آتی جس کو تہہ حرام اور بدعت کہا اوسی کو تہہ پہرا ویکا بیان ہے
 شاید یہ سوچ ہو کہ فی قصہ فی ارادہ و در دور سفر کتنے کہی و دبر کو جائیداد کے واجب
 و بان مدینہ میں اوتر کر کسی اور ارادہ سے ہیں گئے زیارت کی نیت سے نہیں تو فی قصہ فی ارادہ
 بغیر مقرر کے و دخول خروج مسجد و بغیر ماتہ باند ہی او بغیر حاضر ناظر سمجھ یومین غالی تہ
 خیال کر کے خلاف کل تقدیم و متاخرین اپنے فی رواج پیدا کر کے دب چھپ کر انہیں
 میں کہی موقع پاکر جو کھیر پڑے چلتے کہی زیارت شریف کی طرف ہی غل جاوینے کے تو
 عام قبرون مسلمانوں کی طرح جیسے حضرت دعا صحابوں کو سکھایا کرتے تھے کہ وہ
 ذات شریف فی اپنی کتاب میں ہی لکھی ہے پڑھیں کل صحابہ اور انہار ربعہ اور تابعین اور
 تبع تابعین کے خلاف اپنا جہنم الگ جنت میں گاڑیں اور خود مکمل وین تاکلا شح
 عید اور دیگر مہنیاں میں گزرتا ہو کر حرام اور بدعت کے نہ متکب ہوں خسر الدنیا والاخرہ
 حدیث نبوی مریشہ نشد فی النار یعنی جو علم ہو اجماعت سے اکیلا پڑ گیا اگ مسین
 کیونکہ ان کے پیشواؤں کا جیسے عرب میں عبد الوہاب ہو اور ہند میں محمد اسمعیل اونکا قبول
 ہی کہ جو مہر اسر کفر اور جہنم کے آگ سے بہا ہی یہ ہی تقویت الایمان صفحہ ۱۵ اور
 تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں کہ اونکو عباد
 کہتے ہیں جیسے ماتہ بانڈ کر مڑے رہنا اور تمام مال خرچ کرنا اور اوسے کہ کی طرف
 او در دور قصہ کر کے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چننا کہ ہر کوئی جان سکے کہ یہ لوگ

اوس گھر کے زیارت کو جاتے ہیں اور سترہ مین اوس مالک کا نام پکارنا ۱۔ ورو بائیں
 بائیں اور اوس پر غلاف ڈالنا اور اوس کی چوٹ کے آگے گھرے ہو کر دعا مانگنی اور التجا کرنی
 اور زمین و دنیا کی مرادیں مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اوس کے دیوار اپنا منہ
 اور چہرہ پانی ملنا اور اوس کا غلاف پکڑ کر دعا کرنی اور اوس کے گرد روشنی کرنی اور اوس کا
 مچھاؤ بٹکر اوس کی خدمت میں مشغول رہنا جیسے جھاڑو دیوہی روشنی کرنی فرش چھانا پانی پلانا
 وضو اور غسل کا سامان لوگوں کے لئے درست کرنا اور اوس کے کوٹیکے پائیکو بٹرک سمجھ کر مینا
 آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لیجا ناخصیصہ وقت اولٹے پانوں چلنا یہ سب کام
 اللہ کے اپنے عبادت کے لئے اپنے بند کو بتائے ہیں پہر جو کوئی کسی بیرونی چیز سے یا بتو
 پری سے یہ معاملہ کرے تو اوس پر شرک ثابت ہوتا ہی اوس کو شرک فی العبادت
 کہتے ہیں پس ہی دعا ابن تیمیہ کیا ذیل اور خواہو جیسے کتاب تاج صلی الرحمن میں
 ہی وقال فی الدین ابن تیمیہ ان شد الرحال لزیارت المقدس الشریف مفعول و لیس من
 القرب وهذا مردود مخالف لما اجمع علیہ لائتلاف الاربع من ان یأتوا قبل الشرف
 مطلوبہ بنفسہا لا تعلقوا بغیدہا فتقربوا بقصد و شد الرحال لیہا و خرج
 فاصدا الیہا دون غیرہا فہو فحل الطاعات و افضل لقربات کذا فی کتاب اتفاق
 الائمة فابن تیمیہ قد فی بشیئ منکر لا یخسله البحار و لیس هذا تعجب منہ کلاہ نقول
 بان للہ تعالیٰ یلذ و حلا و صابر من مجسمہ حتم ان بعضا من العلماء قد کفر
 انتہی اور کہتا تھی الدین ابن تیمیہ فی تحقیق بانہنا سامان کا واسطے زیارت مرقد شریف
 کے ممنوع ہی اور نہیں ہی ثواب میں اور یہ کہنا ابن تیمیہ کا مردود اور مخالف ہے
 واسطے اوس کے کہ اجماع کیا اوس پر ائمہ اربع نے یہ کہ زیارت قبر شریف مقصود و مطلوب ہے
 بنفسہا نہیں ہی واسطے اوس کے ساتھ غیر اوس کے کے پس سفر و ہوا ساتھ مقصد اولیٰ و
 جا و سامان سفر طرف اوس کے اور جو شخص کہ سخطہ اور آن حالیکہ قصد کر نہوا لا ہون

زیارت شریف کے ذخیرے کے پس وہ بزرگ ترطاعات اور افضل زیادہ ثواب
 میں سے ہے ایسا ہی لکھا ہی ہے کتاب اتفاق الائمہ کے تیس ابن تیمیہ تحقیق
 ایسا تہ ایک شی منکر اور بری کے مذہبوں کی اور سکودریا اور ہینین عباد میں سے
 اس واسطے کہ اس نے بک دیا کہ تحقیق اللہ کے واسطے معاذ اللہ تہ ہی اور پیر ہے
 اور ہو گیا یہ شخص مجتہد میں یہاں تک کہ تحقیق بعض علماء میں سے ابن تیمیہ کو
 کافر کہا ہی + سنو بانی ابن تیمیہ تو یوں مروی ہو اب عبد الوہاب کا حال دیکھ جیسے کتاب
 رد المحتار المشہور بالشامی تصنیف ابن العابدین کہ اس کو دہائی بھی معتبر جانتے ہیں
 کیا لکھا ہی عبارت رد المحتار کی + بیان حال خواجه میں یہ ہی کما وقع فی زمانتہ
 فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین کما نوافی الخ
 مذهب الحنابلہ لکنہم اعتقدوا انہم المسلمون ومن خالف اعتقادہم
 مشرکون واستباحوا بذلہ قتل اہل السنۃ و قتل علماء ائمہ حتی کبر اللہ تعالیٰ
 شوکتہم و خرب بلادہم و ظفرہم عساکر المسلمین عام ثلث و ثلثین و فائتین
 و الف انتہی یعنی واقع ہوا بیچ زمانہ ہیکہ بیچ تابعین عبد الوہاب کے کچھ نجد سے روئے کیا اور
 حرمین کے اور نسبت کر کے تھے اپنے کو طرف مذہب حنبلیوں کے لیکن انڈر یہ اعتقاد
 رکھتے تھے کہ ہمیں کمان میں اور جو خلاف کرے اعتقاد او نکلے کے وہ مشرک ہی اور سب
 جانتے تھے سبب کے قتل اہل سنت کا اور قتل علمای اہل سنت کا یہاں تک کہ توڑ دیا
 اللہ تعالیٰ نے شوکت اون کے کو اور خراب کر دیا اللہ تعالیٰ نے شہر اون کی کو اور فتح
 پائی ہاتھ اون کے لشکر مسلمانوں کے ۱۱۳۳ بارہ سو بیس ہجری میں یہ واقع ہوا یہ
 وہابی قاتل اور دشمن سنت جماعت میں انکی کتاب رتقریر سب جوٹ جانا کہی
 کسی بات کا یقین مست کرنا جو کما الشکا ہی مکر سے خالی نہیں ہی یہ حضرت سے اور
 صحابہ اور ائمہ اربعہ سے اور کل صاحبین اور کاملین خلاف میں جسے عبد الوہاب مفسد ہوا

اور نہ میں اوسکے چند دن بعد مولوی اسماعیل صاحب اوسیکے طریق پر پہنچتا ہوں
 انجانا نام و نامی پڑا اور یہ اس لفظ سے بہت خوش ہو گئے۔ باوجودیکہ مذمت کا بار
 ہوا ہی کہتے ہیں کہ وہ اب نام تو اشد کا ہی ہم خاک کے نام سے پکارے جا رہے ہیں کہ
 موحیدین شرک نہیں وہ کیسے شیطان کثرت پیدری ہی یہ نہیں جانتے کہ اگر
 یہ نام اچھا ہوتا تو اول سب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نام سے
 پکارے جاتے مگر ایسا نہ ہوا بلکہ اربع چکا جاتے اور اہل بیت اور حضرت جنین
 اور بارگاہ امام اور حضرات صوفیہ اور کل صالحین پکار جاتے یا انہیں کوئی حق
 تھا یہ تیرہ سدی میں موحید پیدا ہو کر اہل بیت و کلمے گمراہی میں پہنچے ہیں اسی
 توحید کیسے مقلد نہیں اور یہ عقیدہ منافق و کفار کا ہے کہ ہمیشہ سے عظمیٰ برکت نبوی
 سے جلتی تھے ہیں اور نفاق ایسا خفیہ مرض ہے کہ جسکے بغض کی تشخیص نہایت مشکل
 ہے یہی دیکھ کر پردہ کے اندر چھپا رہتا ہی ظاہر اندر دست گمراہی لیکر جب تحریر
 تقریر میں اگر دیکھ پردہ سے نکل کر سیران ہوتا ہی یہ تو کچھ غور کی بھی حاجت
 نہیں ہے حاجت نہیں ہے، یا یہ پوچھ کیا نفع کیا دیکھتے نہیں کہ مٹی کی جڑی ہوئی
 اور یہ نفاق کا آزار کچھ کج سے خفیت، قدیم سے شیعوہ شیطانی ہی کہ شیطان
 نے نفاق کی بیماری سے آدم علیہ السلام کی قدر اور منزلت سبائی اور ان کی نافذی کی کہ چند
 حکماء مرد و دیوانہ قایل نے ان کے دوسرے سے مابین کو مارا۔ چہ تو اولاد آدم میں نسل منافق
 پہلی ہر ایک اہل حق کے ساتھ نبیوں کے ساتھ منافق عداوت کرتے رہے قدیم سے منافق
 یہی چاہتے ہیں کہ ہمارے عروج ہو ہمارا غلبہ سب پر ہو لیکن ہمیشہ ہر قرآن میں منافق
 اپنی سزا کو پہنچتے رہی کفر کی تین صورتیں ہیں ایک ظاہر خدا رسول کا انکار کرنا والا
 وہ کافر ہی دوسری جو خدا کا قائل مگر رسول اللہ سے دلیلیں نہ لے اور انکی عظمت اور جو
 اوپر ایمان لائے اور انکی تعریف اور چال چلن سے بیزاری نہ وہ منافق ہی لاجائز

مسلمانوں کو دھوکا دینے کو اقرار ہی کرتا ہی مگر بالطن میں سخت کافوہی تیسری وہ کہ
 خدا کا بھی بڑا اقرار کری اور رسول کا بھی کیونکہ اس نے مجھ کو کار ساز حاجت برپا اپنے دل سے
 جٹا سچا نام مقرر کر کے سوا خدا و اس کے اور تمار کچھ نہیں وہ مشرک ہی یہ تینوں فی
 الذکر الاسفل بن النابین چنانچہ کافر اور مشرک تو ظاہر رہتے ہیں اور منافق چھپے
 چھپے اسلام کی جڑ کاٹتے تھے اور ہر نبی سے اقرار اور ہر کافروں کے دغا پس انداز میں
 نے ذکر یا علیہ السلام کو آڑہ سچر دیا یا حضرت مریم طہرہ کو عیب لگا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 صلیب لچو یا لیکر دشمن ہی خواہ ہو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ
 آسمان پر اڑھا لیا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منافقوں
 نے کیسے کیسے دشمنی کی ہمیشہ حضرت کی عظمت اور شان سے ملے اصحابوں اور بزرگان
 کے تعریف بیزار رہتے ہی چاہتے کہ سیطرح اہل حق جات رہیں اور ہمارا غلبہ ہو لیکر
 حضرت کو تو اللہ تعالیٰ نے وہ شان و شوکت عطا فرمائی تھی کہ یدخلون فی دین اللہ
 افواجا کما زور مشورتہا چکا اور کے بڑا ماننے سے آفتاب کی روشنی کم نہیں ہو جاتی مگر
 جہنمیت ملے اور کچھ بس نخل سکا تو حضرت عائشہ صدیقہ پر جھوٹی تہمت لگائی
 کہ جس شخص کی عظمت میں فرق آوے لیکر اللہ تعالیٰ نے اوستیو سوہ نور ازل
 فرمائی جس شخص کی شان و نور اعلیٰ نور ہوئی اور منافق ذلیل اور خواہیں حضرت
 کے رو برو جو کہ منافق کرتے نور اذلیل ہو تبعد حضرت کے انتقال کے یہ منافق
 جو مذہب سنت جماعت سے اوت قلبی کہتے تھے بہتر گروہ ہو گئے اور نئے فساد کی
 باتیں دین میں پیدا کرنے لگے لیکر خلفای برحق نے کسی یک پیش نہیں جا دوی میں
 نق سنت جماعت قائم رہا منافق قرآن شریف میں بھی گٹا نے بڑا نے لگے تھے
 لیکر حضرت عثمان ابن عفان خلیفہ سوم نے ایسا انتظام کیا کہ صحیح قرآن ہزاروں
 لکھو کر جیسا کہ حضرت پونچا تھا ملکوں میں پہچا اور زیر زیر پیش سب صحیح کے

کے ساتھ ہزاروں حافظ کراؤ گے کہ ایک نکتہ کا فرق نہیں ہو سکتا عبد اللہ بن سبا
 منافق جو کہ بڑا عالم مشہور تھا بہت رسالہ لکھا ہی کہ بناؤ جس کپڑے سے ہزاروں
 منافق ہو گئے مگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ اوسکو ذلیل کیا اور کسی منافق کی نہیں قوت
 ہوئی دین حق سنت جماعت قائم رہا مگر بعد خلافت کے انہیں منافق عالموں نے
 نزدیک سلطنت میں نزدیک و غلاماؤں فتویٰ دیکر امام حسین علیہ السلام کو قتل کر دیا
 بلکہ آپ شام قتل ہو گئے تھے کہ حضرت پر تو کچھ بس نہیں چلا اب اولیٰ کہ بہت اور
 نواسے بدلا کہ ان کا بچہ بھی ہمارے عبد اللہ بن سبا کی کتاب میں مردود و کسر ہو کر ذلیل
 کیا تھا اسی بعد اوستا ابن بیت رسول اللہ کو قتل کیا یو ابی حرمت کیا لاش باک امام حسین
 علیہ السلام کو گھوڑوں کے سموں کو نڈا یزید کا یہ حکم تھا لیکن یہ منافق تو عطریت رسول اللہ
 سے ہمیشہ چلتے تھے یہی چاہتے تھے کہ نام نشان آن پچا مک جادو شان شوکت خاندان نبوی
 نہ رہے قرآن شریف میں جو اللہ تعالیٰ لعنت پہ سکا اور مذمت منافقوں کی فرماتا تو جل جلالہ
 بجا آچہ بس نہیں چلتا تھا جو بدالین خلافت میں بھی کڑی رہی بعد خلافت کے امام حسین
 علیہ السلام سے اپنے دل کا بخار نکالا لیکن جلد اپنی سزا کو پونہچے اور مصیبت بڑے بڑے
 عذاب میں گرفتار ہو کر عجیب طرہ کی شدت اور تکلیف سے مار گئے نماز ستمگار
 بد و زکار۔ باندہ بر و لعنت پاندار۔ چنانچہ بعد قتل امام حسین علیہ السلام اور بیچرستی
 ابن بیت رسول اللہ کے سب منافق سرسبزہ پر سرکہ کر گئی کلی شہر شہر جو کھلا دارالسلطنت
 یزید تک راستہ میں ملائے پہر سر کے سامنے تھک ابن بیت کی اشعار پڑھتے شادیاں
 خوشی کے بجا جاتے جیسے قاعدہ ہی کہ جب فوج کی فتح ہوتی ہی نوبہا جاجا جاتا بہن
 اس طرہ یزید والوں نے بہت ظلم کیا اوس روز برابر اپنے لشکر میں شربت اور دودھ کی سیلین
 لگا دین مشکونین دودھ نہت لئے پہرے کہ جو امام حسین علیہ السلام قتل کو فوج مستعد تھی
 تکلیف نہ پاؤ پانی کی پیاس لگے ٹھنڈا پانی اور شربت اور دودھ پوہو کہ لگی ہو تو حلوں تا زہ

اور اپنے اپنے غذا تیار جو چاہا کھاؤ مگر امام حسین علیہ السلام کو قتل کرو اور اودھر سنت جماعت
 اور ابن بیت رسول اللہ جو تھوڑے تھے ان کے کچھ بھائی و دشمنوں میں گھر سے ہو کر کھانا نہ پانی
 فقط اللہ کے نام کی غذا اور ضیاء اللہی کے طالب اپنے رسول کی شریعت پر سر دیکھ کر موجود اگرچہ
 نیز یہ وہ اپنے اپنے غذا اور ٹہنڈے تھے کہ پانی اور شربت اور دودھ ابن بیت رسول اللہ کو دیکھا
 دیکھا کر کہلاتے اور کہتے کہ تم بھی نیز کی بیعت قبول کرو تو یہ یعتنیلین لیکن شیر
 خدا کے کب لٹکی رہنا ہے ہٹاتے ہیں کہ فاسق کج عیت قبول کریں جس سے منافق خوش ہو
 ۵ نخود شیر خور دہ سنگ + گریب سختی میر اندر غار + سنت جماعت کو خبر نہیں ہو
 امام حسین علیہ السلام کو منافقوں دھوکے میں گھیر لیا ورنہ ایسے شیطانوں کی تو کیا جانتی
 کہ ذرا انگلی تڑاؤ ٹکا کر دیکھ بیٹھ لیکن رضا مولیٰ از جہد ولی فقط ہم الم سے قہاک بنی ستر
 چلتے ہیں آنسو بسوزنجا + جی تحریر میں بھی سدا صریح + غم شہر و شہر ہی ہو غم و غم و غم و
 حسین کب جو بیان + کہ ہی وہ مصیبت کی ایک داستان حاصل کا امام جب سنت جماعت کو
 خبر ہوئی تو منافقوں کو خوب برا کو پہنچایا اگرچہ اس حرکت سے منافقوں نے ایسے مسئلہ
 گر ابھی کے کہ جیسے ابن تیمیہ اور عجب المواب کی عقیدہ والا اب بیان کو تے ہیں کہ حسین نفع شائع ہو
 جی بہت لوگوں کو گمراہ کر کے اپنے طرف لاکر کھلان کر دے کر لیا تا اور کی دفعہ کہ اور مدینہ پر حملہ کیا
 اور مدینہ کو قتل کیا اور کعبہ شریف کو بھیج کر کیا لیکن آخر کو غلبہ سنت جماعت کا ہوا خدا کے
 فضل اور منافق مرد و سب نے ان کو پہر اہل سنت جماعت نے ایسا انتظام اور بند و بست کیا
 کہ ملک عرب میں پہر کسی دشمن کا زور نہ چلا اور ہوا و ہوا انصلا ہمیشہ کہ شمشیر میں ہی کوئی
 بیجا بات دین میں نہ پیدا ہوا و انبک خدا کی عنایت عرب میں دین روشن ہی لیکر دینوں
 سعدی میں ابن تیمیہ مفتی الدین مناقب شہر محدث و عالم صی عبداللہ بن سبائہ منافقوں کا
 سردار بنا اور طریقہ مسنون اور سختی کو بدعت اور شرک کہنے لگا اور بولغا کی تو وہ میں ہی ہوا
 پیسے منافق حضرت کی زندگی میں حضرت کو حضرت کے مٹا دینے والے اور ملاقات کی نہیں چلتے تھے

میرا اپنی نسل جو چلی آئی حضرت کی زبانت قبر سے جلنے لگے لیکن عرب میں کتبہ علیہ
 علیہ منافعوں کی غور اپنے سزا کو پونچھے پر تیرہویں سدی میں عبدالوہاب بنی وہی
 ابن تیمیہ کے عقیدہ کو رد شرک کیا لیکن غور اپنے سزا کو پونچھا جیسے ابن تیمیہ اور عبدالوہاب کا
 حال اوپر مذکور ہو اہر صورت عرب میں تو خدا کے فضل سے کسی نے دین کا زور نہیں چلا
 مگر سند و ستائش عبدالوہاب کی دوزخ بعد مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلی میں ہی عبد الوہاب
 اور ابن تیمیہ کے عقیدہ پر کتاب تقویت الایمان بنائی اور جماد کے مکتوب دینے لگے اور جب
 عقیدہ کے خلاف تھا سب کا فساد شرک بنائے چنانچہ جو کہ قدیم سے اس گروہ کا یہی ارادہ
 کہ ہمارے ملت ہو سب پر ہمارا غلبہ ہے یہ بھی خفیہ بغیہ لوگوں کو جہاد پر یاد دہا کرتے ہوئے
 دہلی سے کلکتہ اور کلکتہ سے ٹونک اور ٹونک سے پنجاب پہنچا تو یہ افغانستان میں لڑا پانگروہ
 ہمایا اس آدھ پیمانے تل ہند کو فتح کرتے ہوئے جنوب بڑا گروہ اپنا کر کے ملک عرب میں قوم
 سیکر کے جو سید کے گناہ پہاڑ و پیر ہے میں چنانچہ اب وہ بی نسبت نابود ہو چکے ڈاکٹر زین
 ابن تیمیہ عبدالوہاب کے عقیدے پر رہتے کہ ان کے مذہب میں عرب میں کی لوٹ معاف ہو اور
 قتل واجب شامل ہو کر مکہ مدینہ والوں کو قتل کریں سب پختہ قبر نمونہ دین مسجدین جنہیں تبرکات
 پڑھی جاتی ہی سما کرکین روضہ رسول اللہ کو مکہ کو گروہ کرکین کہ مشرکوں کی بت بنایا
 تاکہ ابن تیمیہ اور عبدالوہاب کی روح تازہ ہو محبت فردوس میں جہنم میں تو شہید ہوں
 جیسے ہمیں تو ملک ہاتھ لگے عیش کریں رہیں جو پڑھیں اب یکہ میں مخلوٹھا لیکن ابن
 تواتر تعالیٰ مددگار رہی پہلے ان کے پیشواؤں نے کیا فتح پائی جو یہ پاتے چند دنوں میں جیسے
 سحر اور پانچکا سالہ لمٹ گیا جب ہندوستان میں دہلیوٹھا مذہب پھلا ان کے
 گردن والوں نے بہت کتابیں اور سب لکھنا انکو دیکھ کر لوگ نادان ہنس جاتے
 میں یہ نہیں جانتے کہ یہ ظاہر سنت جماعت اپنے کو لکھ رہا ہو کا دیتے ہیں جب پوچھو تو
 حضرت کی خوب تعریف کریں نہیں ہم تو بوجہ شرک کو منع کرتے ہیں جو قرآن و حدیث

سنا پڑو کر داور جو پناہ دے کو چہرہ لوگ جانتے ہیں کہ چہرہ کہتے ہیں یہ
 نہیں جانتے کہ یہ دھوکا دیتے ہیں تم سے بات بنا لیکو ایسا کہتے ہیں اور اپنے
 گروہ میں ملتے ہیں تو اور ادا دہی جیسا وہ پیکر ہو یا یہ سب مذاق کا عقیدہ ہی انکی
 جتنی کتابیں ہیں سب عداوت رسول اللہ و نفاق سے پر اور بنہ گمانین کی ہجو کی تو
 کیا گفتی خامن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی لکھا ہی جیسے بڑے بہائی کوئی لکھا ہی
 جیسے مالدار کوئی لکھا ہی انکا خیال اگر نماز میں آوے تو کا وغیر سے بدتر ہی اور کوئی محل
 حضرت کو برا کہنے کا نہیں ملا تو خدا کی وحدانیت کے کلمہ ایسے بڑے بڑے الفاظ بولتے ہیں کہ
 معاذ اللہ تعالیٰ ایمان میں لکھا ہی کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چٹا وہ خدا کی شان کے
 روبرو چار سے ہی بدتر ہی اور جب دوسرے کہو کہ ہم خدا کی شان کی روبرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 یا حکم سور سے بدتر سمجھتے ہیں تب تو جگر آگ ہو جائیں ایسی چہی چہی مذمت حضرت
 کرتے ہیں کوئی لکھا ہی کیا خدا کو قدرت نہیں جو حضرت سدا و پیدا کر کے کیا ہم عبادت
 کریں تو حضرت کے برابر ہو جائیں کیا خدا جمیع دہر ہو گیا کوئی کہتا ہی ہی حضرت سے
 چہرہ موجود ہیں اور یہی منافق و باہی مولوی جب کھین غلبہ نہیں پتا و اہل نصارا کو ہوا
 دینے کو عیسائی بن جاتا ہیں پدا و دہر ہو کر حضرت کی مذمت کرتے ہیں ہی قرآن اور خدا
 سے اولے اولے معنی لیکر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاذ اللہ شکر
 بنا تے ہیں اور یہ تو ان کے دل خوب جانتے ہیں کہ جیسے حضرت قاتل شکر کہیں تھے
 عیان پر بیان اور بہت مذمت کرتے ہیں یہ جھک کر اس سے ہماری قدر و منزلت ہو رہی
 پوشش و سیاہی طریقہ اہل نصارا کو دہو کا دینے کو اپنا جانتے ہیں کہ شاید ایدہ ہر
 کوئی صورت ہمارے غلبہ کی شکل آوے اور اہل نصارا کوئی ایسی مذمت حضرت کی نہیں کرتا
 بلکہ دین کو بد دیتے ہیں یہ سب جو منافق مولوی کر شان ہو گئے ہیں کہ دانا یا منکب
 خوب جانتے ہیں کہ یہ منافق آج ایدہ ہو کر اور ہر کوئی کہہ دہی کل کو جب اپنا غلبہ دیکھا

اپنے منافقوں میں ہو کر اور ہر شے ایدہ برکتوں کا حکم کر چکا جیسے غدر میں ہزاروں کفار پورے
 ہوئے اور انکو تو قتل نہ کریں اہل نضار کو بقصور میں کہہ کہ کمان خدا کا حکم ہی لیکن انکو حکم خدا
 کیا غرض انہیں مطلب چاہتے تھے کہ ہاری بادشاہی ہو جاوے سو منافقوں غلبہ میں پورے ہو کر
 غلبہ کیا غازی بن اہل نضار غلبہ کیا عیسا کی بن گئے جماعت کا غلبہ کیا سنت جماعت
 بن گئے لیکن نفاق کی بیانی سے چھوڑا اور ہر خوار سے عیسا کی ہو کر سچے غازی سچے سنت
 جماعت میں منافق جبے قال کا غلبہ کہیں گے اس کے ہمراہ ہو جاوینگے ہر حضرت امام مہدی علیہ السلام
 کا نشانہ ان دو رنگ انکار وہ غازی زکوۃ کچھ کام کا نہیں ایمات اگر قبدر ہو کہ شیطان
 پند کہ کرا جیسے جو شمر خولی بیدیدہ تو کیا وہ غازی ہو اب غازی گدا کے گرد زکوۃ ہزار
 بیدار کو امین بن مہدی لایق امام ہو سوا میر جتنے ہیں کشک تمام منافق اور تکبر سے دل ہو
 ہر اکڑ اور اتر کے ہو گدا گدا ہر امین امین ہر امیہ آن ہو ہر زکوۃ بن کی کری و ہر
 ہو کہ شرافت کا ہو لو گدا ہو کہ جماعت کا ہو ہو گدا ہو تو ہو کرے بلکہ خیر کرے
 وہی پر اپنے غازیوں سے یہ خاص یہ کہ منافقین کا ٹنگ ہی اوسکے دیکھو
 غازی سے انہی بات ہی جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ مِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا
 بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ مَا هُوَ بِمُؤْمِنٍ ۚ اُولٰٓئِكَ فِيْ اُمُوْنٍ مِّثْلٍ وَ هُمْ يَنْهَوْنَ
 کہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور ان قیامت پر خدا کا اور وہ نہیں ہیں ایمان لائے اللہ پر
 اور سچے یحییٰ مومن اللہ والے الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَرِحُوْا بِمَنِّ اللّٰهِ کُوْنِ اِنِّمَنْ مِّنْ
 ان کو کہو کہ جو ایمان لائے ہیں یعنی صحابہ کرام نے کیونکہ منافق اوسے اظہار ایمان کا
 کہتے تھے بطور مزید اور ہر کسی کو بالہن میں دشمن ہے جیسے من و مانی و مانی و مانی
 یَحْدَعُوْنَ اور نہیں فریب دیتے میں وی اَلَا اَنْفُسُہُمْ مَّکْرًا یَّحْدَعُوْنَ جانو کہو کہو کہو
 وہاں فریب کا اونہیں پہنچتا ہی جیسے منافق و مانی نماہر سنت جماعت کو کہو کہو
 دیکھو کہ ہر شے کہو فرسے مولوی اور تفتی بکدو ایمان کا کرتے ہیں مگر دین دشمن

سَوَّلَ اللّٰهُ مِّنْ كُلِّ يَوْمٍ يَذَّلُ لَّيْسَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَزَانًا هٰی سُوْرَهٗ مِّنَ مَّافَقُوْنَ مِّنْ وَّاحِدًا اَللّٰهُ
اور جو دیکھو تو منافقوں کو تعجب سے کہے کہ آج کے سچ کو آج سے اچھا ہے تم جو ان کے لینے سے قطع ریش
جبر و دستار و یوں کی صورت زبان پر رکھو لیکن منافق سکار و ان یَقُوْلُوْا اور جب بات کرن
لَتَمَّعَ لِقَوْلِهِمْ سَنَے ثواب میں ان کی اور یقین کرے لینے ان کی فشانی زبان پر ازی اور
گفت گو کہ بلند آوازیان تھی ہی کا کہ تم گویا وہ ہیں خَشَبٌ لکڑی سوکھی سست
دیوار سے لگی ہوئی اور یہ کہ ایک ہی وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہیں جانتے کہ ایسا ہی ہے یہ زبان
اپنے دلیں سمجھتے ہیں کہ ہم چکا کر رہے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ اپنے حق میں کان بٹے
جو رہے ہیں اور یہ اولیٰ سجدہ ان کی کیوں ہی فِي قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اور سچ کو نہیں جانتے
یعنی نفاق اور شک کہ دین حق سنت جماعت پر تعصب اور حسد کرنا کہ اور کچھ افعال سے کہ
دعوت اور امام تبار اگر شرک بناتے ہیں لیکن اس کہنے سے خود او نہیں کیونکہ مرنے ہی نہیں
انگلہ سے اور جیسے کہ جو نہ تیار ہی اور نظام رہی دیکھو صورت پوز لیاں نہیں پس اس بدی پر
دنیا میں اور کو کیا ملا فَذَٰلَکَ اللّٰهُ مَرَّضَاہٖ سِنٌ یَّادُہٗ کی اللہ تعالیٰ نے بیماری لگی
یعنی جہنم قرآن شریف میں شان اور عظمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پڑھتے ہیں
کہ ایک ایک آیت سے عظمت محمدی غلطی ہے پہر ہی ہی کہے جاتے ہیں کہ محمد کیا تھے
بیس انسان تھے پھر خدا تو نہیں تھے جیسے ابن ابی منافق سے لوگوں کو کھلا کہ سَوَّافَقُوْنَ
تیری مذمت میں اور تیری ہی تو حضرت کے پاس آیا اور علی چاہ تو سر ہٹا کہنے لگا کہ مجھ کو یا نہ
لائی کو کہا ایل لای نکوت دینے کو کہا زکوت دی اب کیا محمد کو جاگہ محمد حکرون اس سے طرے منافق
کہانی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر حضرت کے رسالت کو مانا ج کیا اب کیا حضرت کے
قبور کو ضرور بھی کہ زیارت کون اور سجدہ کریں یہ عداوت اور کثافت قلبی نوعی زائد ہونا
سنت جماعت و نہر بہتان گویا سنت جماعت حضرت کو خدا کہتے ہیں یا مسجد کرتے ہیں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں جانتے کہ حضرت سے جو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ قُلْ اَنَا بَشَرٌ

مِثْلُكُمْ یعنی تو کمند ای محمد سوا می اسکے نہیں کہ میں بھی آدمی ہوں مانند تمہارے
 ہو گیا کا فزاو حضرت برابر ہو گئے ای ناواقف اس سے بیہ راو ہی کہ میں بھی مخلوق ہوں ظاہر
 نہیں چنانچہ کفار و کفر یہ گمان ناقص کیا تھا کہ یہ محمد بن عبد اللہ تھا کہ بتو کی برائی کر کے
 اپنے بھجوا یا چاہتے ہیں اور ان کے ارگے و کرنے کو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اسے جہنم سے
 ایسے کمند و درندہ بنھیں جانتے کہ قرآن شریف میں جہان کفار و نکاح ایسا کلام ہوا کہ اسطرح
 هَذَا الَّذِي تَسْتَلْتَنَ اَيْنَہ یہ کیا ہی گرا کیا آدمی ہی ہم سا پس کیسے لعنت اور ہتکار
 بخدا فی فرمائی اسطرح تم جو ایسا کلام حضرت کے شانہ میں کہتے ہو انہیں کفار کی طرح گردہ اور
 لعنت میں شامل ہو مسلمان اسطرح پر حضرت کو نہیں پکارے بلکہ پڑاؤی نام اللہ تعالیٰ پر
 اسطرح پڑاؤی نام حضرت کے ہیں اور ناموں سے پکارتے ہیں منافق ٹپے جلہ
 آنحضرت کی زیارت جیسے کہ فی زمانہ ہوتی ہی بدعت اور حرام کو آخری اسکی جواب کیا
 سَعَوْكُمْ عَذَابُ الْيَقِينِ اور خاص ان کے لئے ہی عذاب درد دینے والا یعنی ہو
 حضرت کی زندگی میں تم پریشان کار کا ہمتی تھی یا اب فی زمانہ زیارت کی شان میں کلام بد
 کہتے ہیں ایسے ایسے سخت عذاب میں گرفتار ہو گئے کہ کافروں سے بھی بڑھ کے
 يَعْنِي فِي الذِّكْرِ الْاسْفَلِ مِنَ النَّارِ بَیْج نہ کافروں کے جہنم کے آگ میں پہنچے جاویں گے اور
 سزا کا ہیکو ہو و یکی بجا کا نو ایک دن بون بسبب اس کے کہ تہی ہاتھ ہو نو ان سے
 جھوٹ کہتے یعنی از رو نفاق کے اظہار ایمان اور زیارت مستحب ہو نہ کیا دعوہ کرتے
 اور باطن میں منکر جیسے صحیح حدیث جو وجوب زیارت شریف میں ہیں جبہ اجماع
 اُشت ہی جھٹاتے ہیں وَادِ اَقِيلِ او جب کہا جاتا ہی ایمان الون کی طرف سے
 لَهُمْ فَاَصْرُ مِنْهُمْ نَافِقُونَ سَ لَا تُفْسِدُوا فِی الْاَرْضِ فساد کرو
 بیچ زمین کے یعنی جب مسلمان کہتے ہیں ان منافقوں سے کہ جو بارہ سو برس
 کل علماء فضل جبر کلام کو نہات ہی کر کے چلے آئے ہیں تم اسکو حرام اور بدعت کہتے

اور بیشک انکو نہ اور ایمان دار و پیہ ایسی قسمت کہ کو کہ میری موت فساد کی ہی اور اللہ تعالیٰ
 فساد سے انہی نہیں ہی کیا نہیں نے یا عالم پر یا ہی وہ عالم تھے تو کمیتہ میں قالوا
 انما نحن مصلحون یعنی ہمیں سوای اسے نہیں کہ ہم ہی اصلاح اور راستہ
 کرنیوالے ہیں یعنی ساتھ طاعت اور دنیا کے ہم تو حکم کرتے ہیں کہ جس کے کتاب اللہ اور
 حدیث سے سد با ذکر اور جو نہ پاوست کر دیکھا کتاب اللہ اور حدیث انہیں کی نظر سے
 گزری اور بار و سو برس جو عالم فاضل اور من ممل کو کرتے ہیں انکی سچا و حدیث اور قرآن
 انتہی تہیہ لکنا اور کجا ناوٹ ہی وہ وہ دیو کو کو کلمہ میں حق سے پہلے یا بتے یہ کہہ سکیں کہ
 انکے جنہوی کلا اتحاد ہو جاوایں کہ قالوا انهم هم للفسادون حقیقت میں منافق
 ہیں فساد اور ثانیوالے فساد کرنیوالے کہ لیکن لا یخفون کیونکہ وہ نہیں جانتے
 کہ ہم فساد میں ہیں اپنے کو برا سو د تصور کرتے ہیں اور کل عجب اور جو حقیت اقلیم کے
 جو سلمان عالم فاضل میں دیدار اپنے ایمان والے اور ان کے منافق عقیدہ کے خلاف سب
 لشکر اور جو یعنی میں اس لڑائی میں ڈرے ہی میں واذا اتیل لھم اور جب کبھا
 جاتا ہی فاسران منا فقام سے کہ امنوا ایمان لا کما آمن الناس جیسے ایمان
 لانے آدمی مہاجر و انہما یعنی تہا بیکہ دایہ اور انہما مدینہ دایہ یعنی جہنم
 دجیسے مکہ مدینہ والو کا طریق ایمان ہی اور جس نے جو زیات شریف میں کہہ تے ہیں تم ہی
 کہو سنکرست جو حرام اور بدعت اور اتنا دیکھتے کہ تو جو جواب دیتے ہیں قالوا انؤمن
 کہتے ہیں کیا تم لاوینے کما آمن الناس جیسے ایمان نے جاہل اور بی خبرتے
 تھے ہیں کیا عجب میں یعنی مکہ مدینہ میں جاہل نہیں ہیں اور جب کہ کو کہ جاہل کی سند نہیں بلکہ
 ان میں عالم فاضل خدا ہے ایمان والے زیات شریف کرتے ہیں تو تا تہہ باذہتے ہیں
 اور سب کہتے ہو کہ سلام پڑھتے ہیں اور واثبات یا تہ جو سقر میں کرتے ہیں کہ کہتے ہیں
 ہر جاہل میں یحجز کی سند میں ہم قرآن اور حدیث کو جانتے ہیں ایسے کھاسف شامی

نہیں میں سہمی ہی کہ گویا مکہ مدینہ والے قرآن اور حدیث سے واقف ہی نہیں میں میر
 منافق ہی تو قرآن سے ابن تیمیہ کے مدد لیکن جو مکہ مدینہ والوں کو جاہل بنی کر رکھتے ہیں
 یہاں تک کہ جہتہ و کتبہ ہی عیب لگاتے ہیں اور تقاید کے پابند نہیں جاہل مذہب جو میں ان کو
 جو را سفر کیا ہے اور جتنے عالم فاضل سنت جماعت کے طریق پر ہیں کسی کو جاہل نہ کیا
 گوہر پرست کسی کو پوانہ کسی کہہ نہاتے ہیں لیکن ان سب ظالم کا جواب اللہ تعالیٰ کیا دیتا
 اَلَا آکَاہُ ہُوَ جَاوِزُ اِیْمَانُ الْوَاہِمُہُمْ رَسْمُکَہُ جتنے منافق ہیں ہُمْ الشَّفْہَاءُ
 وہی میں جاہل اور بیچارہ کیسے یعنی علماء سنت جماعت کے حق میں اور سچے ایمانداروں کے
 حقیقین جو جو برس الفاظ بولتے ہیں یہ سب الفاظ خود انہیں کی صفت ہی وَلَکِنْ
 لَا یَعْلَمُوْنَ لیکن کچھ نہیں جانتے یعنی سمجھتے کہ ایسی تحریر قیامت پرست ہمارا ملنا کمال
 بدیہی کو نہ جی نہ تاجی پر ایسے لوگوں کا جہان مٹا دے اور آگ میں ڈالے گئے قبر میں انہی
 جہنم کی جہی ہیں وَاِذَا الْقَوَّالُ الدِّیْنِ اٰمَنُوْا اور جب کہتے ہیں منافق یا ملاقات کرتے
 ہیں ان لوگوں سے جو ایمان نہ سنت جماعت میں قَالُوْا اٰمَنَّا کہتے ہیں بیوقوف ہم
 ہی ایمان رکھتے ہیں جیسے قلم سرایت کا نزول اس طرح ہی کہ عبد اللہ بن ابی منافق مع اپنے
 ہمراہیوں کے ایک روز حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علیؓ کے امام اللہ پہنچے
 راستہ میں ملا ورازہ دھو شام کے تینوں اصحابوں کی طرح کرنے لگا حضرت علیؓ کے امام اللہ
 وجہ تیرا باکرا ہی ابن ابی خدر سے ڈرا و اتفاق سے کہ ابن ابی نے کھایا اب اس کا شکم ٹھیکو
 اتفاق کی نسبت کرتے ہو اور حالانکہ میں ہی نہیں ہوں مانند تمہارے اللہ تعالیٰ بخیر آیت
 اور بیعت نازل کی کہ یہ منافق چھوٹے ہیں جب مسلمانوں سے پیٹے ہیں تو کہتے ہیں جو تو
 کو منع نہیں کرتے بلکہ بارت سے انکار نہیں ہم تو خود ارادہ زیارت کا کرتے ہیں جیسے
 اللہ تعالیٰ منافقوں کی عادت پہلے ہی خبر دیدی کہ یہ جھوٹے ہیں فریب پیٹنے کو کہتے ہیں
 نہ اپنے کسا بلکہ تمام بھڑے ہیں دیکھو کیا فریب کیا ہے کہ صفحہ ۲۴ میں لکھا ہے کہ یہاں سے ہم

ظاہر ہو کہ زیارت جیسے تو کسی قبر کی جائز ہی نہیں خواہ وہ قبر نبی کی ہو یا غیر نبی کی پس
 زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح پرکھنی زمانہ مروج ہی سینے
 آنحضرت پر کہ وہ متضمن ہوتی ہی اتنا وعید و دیگر منہیات پر بلا شک حرام و بدعت ہی تھا
 اب منالطافیکو کہ اپنے دل کا عبارت تو نکال چکے کہ پہلے یوسفین مستحق کیا و عوامتا اب
 مطلق حرام اور بدعت لکھ دیا اور آفریقہ کے کیا کہی ہی کہ فی زمانہ سے یہ امر آدہ
 کہ جیسے اس ملک میں مکن پورا اور اجماع کی زیارت ہوتی ہی اس طرح آنحضرت صلی
 کی زیارت کرنا بلا شک حرام اور بدعت ہی ورنہ جو سنون طریقہ زیارت کا ہی
 اوس سے تو ان تمیمہ کو بھی انکار نہیں خدا ہدایت ہی کیا لکھ کر جان بچا یا ہی یہ تمیمہ
 اور اگر اسی میں منافق ٹرپن سنت جماعت کے کو ان کے ہاتھ سے دھو کر شستن ہدایت
 ہی کہ جس کے دشمنی سے بالابر فریب چسپا نہیں ہوا اول تو مکن پورا اجماع یا اس ملک کے
 زیارت کا اوس کتاب میں کچھ تباحت نہیں فقط زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 میں بحث ہی دوسری جو اس ملک کے زیارت کی طرف اشارہ ہی تو ان تمیمہ اور
 عبد الوہاب تو عرب میں جو ہیں ہند میں نہیں کیا ہند کی زیارت کے سب علما و
 عرب کے نزدیک مردود و ٹھیکرے جیسے اوپر مذکور ہو آنحضرت کی زیارت سے کچھ ٹکرارت ہی
 کیوں لکھ کر منکر ہوئے اب ہندو افریب پیشین جاننا کیونکہ ابن تیمیہ اور عبد الوہاب
 اور سب اویکی کتاب میں فقط زیارت عرب اور ہندو اس طرح کی زیارت کی طرف میں
 ہند کی طرف نہیں اور کوئی ہندو محاورہ کیو بیان جماد کے وہاں تو نام حضرت کا لکھا
 اور ہند کی زیارت کی طرف اشارہ کیا ہی تو تمام کتاب میں کہیں ہندوستان کے
 زیارت کا ذکر ہی نہیں آیا وہ جو منکر لکھا ہی کہ وہ متضمن ہوتی ہی اتنا وعید و دیگر منہیات
 اوس اتنا وعید و منہیات میں وہی ایتن ہے کہ کتاب میں حدیثوں صارم مکی کے
 حوالہ سے بیان کہیں ہیں جو حضرت کے قبر پر ہوتی ہیں ہند کے قبر کا ذکر نصف میں جیسے

صفحہ ۳۸ میں لکھا ہے کہ مخفی نہ رہی کہ اگر چاہیں عمر رضی اللہ عنہ کے فعل سے سفر سے قہر کے وقت حضرت کی قبر کے پاس جانا اور سلام کرنا ثابت ہوتا ہے لیکن اس سلام کے لئے اہتمام اور تعیین وقت اور وقت دخول فی المسجد خروج من المسجد کے اسکی تکرر ثابت نہیں ہوتا تو عین اتحاذ عید ہی جو بعض حدیث منہی عنہ و حرام ہی ہاں امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ سے اللہ مسافرین کے لئے یہ تکریر منقول ہی انتہا اب شرم اور رغبت نہیں آتی کہ یہ اشارہ حضرت کے قبر کی طرف ہی یا کمں پورا اور اجماع کی طرف ہی خدا ہدایت دیے تیسرے فی زمانہ مروج کیا مروج ہی یہی جواب ہو گا زیارت پر سوال کے تو یہی سوچو جو بگو ہو گا وہی کیونہ جیسے عام قبروں ہندوستان کے زیارت کی عام قبروں ہندوستان کی طرف راجع ہی پس عام قبرین ہندوستان کے مرجع ضمیر زیارت کا ہوا عبادت سے غائب طلب شاعر و دل خدا ہدایت دے اگر نفاق متا فی زمانہ کا آگے عام قبروں کا لفظ کیوں نہیں لکھا کیا یہی ہی نظم ہی کہ وزن میں نہیں آتا یا نثر میں شاعری ختم کی اور اس ملک کی زیارت اور حضرت کی زیارت کیان ہوتا ہے اور ایسے فریب کیا ہوتا ہے جو یہی چہی نہیں جتنی نفاق کی عبارت بنا کر دو مطلب نکالو تو کمین ہنستے ہیں جیسے منافق راعی کہتے تھے اور بظاہر طلب کچھ اور اور باطن کچھ ایسے مشترک دھوکے کے بولنے والوں پر کیا آیا یہی مقبولیت کا لقب ملا یا مردودیت کا ایسی نصف اور راعی بولنے والوں کا حال کہہ کر پورا ہوا فی زمانہ کی حد اپنے لہر کے اندر تک ہی یا اپنے شہر تک ہی یا کل ہندوستان تک ہی یا کل اقلیم پر یہی لفظ دلالت کرتا ہی فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پر دلالت نہیں کرتا یہ تو ایسا بجا و فقیری اپہی کی مہوگی و ان خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہی ہے دوسرے طرف فریب دینے سے کیا ہوتا ہی اچھا اب ہم چہ دعوا کرتے ہیں کہ عام قبروں ہندوستان کی طرف اشارہ ہی تو یا ان رواج میاں تماشہ کا نا بجا نا خوشی عیشی اصلی تشبہ آپ کے خلیفہ تباہین میں لکھی یہ ان کچھ قبر کے سامنے ملنے یا نہ ہونے کا ایسا رواج نہیں کہہ کر کوئی ناکرے وہ پٹکا اچھا و یہاں جو ان کو

لوگ جانتے ہیں تو سوچا پس میں دوچار رہا تہ بانہ چہتے ہوں گے کچھ راج نہیں کہ جو تک
جاو کھڑا تہ بانہ سب اور اس سخت صلہ اللہ علیہ وسلم کی قبر پر کوئی جاو اعلیٰ اونی عالم جا
سکوتا تہ بانہ ہا پڑتا ہی یہاں تک کہ شادنا و مارگر کوئی واپسی ہی جاو اسکو بھی ہاتھ پٹا
پڑکا خواہ دلیں کیسے ہی برا جاگیر و راج ہوا اور جاو تو سلام پڑھی ادب سے ہاتھ بانہ کچھ
نہا میں کہتے ہیں کہ اہو او۔ آوی تو پچھلے پیروں ہٹے پشت نکرے تہ کا وہاں کی
کچھ نہ پلاوے یہاں راج ہی اسی سے وہاں قیہ منکر ہی کہ کچھ حضرت کی قبر کی نصیحت
جلیسے عام نہیں ہیں ویسے ہی اسکو جانو جیسے سیکڑل مر گئے مٹ گئے اور نہا نام و نشان ہی
نرنا کہ کھانچ نکلی نہ ہی کھانچا تیر پیریں اسطرح جتنی قبریں بختہ وہ میں ہیں سب کو نہا
کرو نشان شادنا کوئی نہ بختہ مست بنا و مارگر دیکھ کہ مروت یاد دلاوے کفار و کھڑے
برا کر کہ کہ عقبی ملک خوف سے خایہ جہنم ہی ایتنا ابکا ورا کاٹھ میں کیا اور انصاف کو
بالکل بھول گئے کہ اپنے تو اپنی کتابنا نفس کچھ میں جا بجا اور نہیں فعل کار و دکھا ہی جو بختہ
کے عرار ہر ہمت ہیں ہا وستان کو تو نہا نو کچھ کر ہی نہیں پیر یہ ہو کا کا ہیکو مٹی ہو
خاص یہہ مطالبے لی لکھا ہی کہ جیسے ہمارے نام میں یعنی فی احوال یارت حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی ہوتی ہی کہ وہ تضرع نہتی ہے آٹھا خمد و دیگر نہیات کو بلا شک حرام و عہد
ہی اور اس آٹھا خمد و بخت کی باتو نکا بیان ہی اپنی کتاب میں لکھا ہی کہ مد سب فعل
ہیں اور میں کوئی دایم اور بخت نہیں پیر یہ ہا نا کا ہیکو کرتے ہو ایک طرف ہو نا تو
امنا میں کہیں شامل ہوئے ہو کہ یہ فریب خدا کہ پسند نہیں تھا کہ لیت الام اب
امنا، قل کہ یق منوا و لکن قولوا اسلمنا و لما یدخل الامان فی
قلوبکم و ان تطیعوا اللہ و رسولہ لایکرمکم عن اعمالکم و شیئا
ان اللہ یغفر لکم ذلکم کما کنوا و ان یما یما لے ہم کہ نہ ایمان لائے تو نہ لکین
کہو سداں جو ہم اور ابھی نہیں داخل ہوا ایمان ہیچ دلوں شمار کیے اور اگر ایمان داری

افتد کی اور رسولؐ کے کی نہیں کم دیکھا نگو علموں تمام سے تحقیق اللہ جیسے والا مہارت
 یعنی جب تک عظمت اور مجتہد حضرت کی دلیں نہیں ایمان قبول نہیں کہ حضرت کے زبانی
 ایسی عادت منافقوں کی نہیں جیسے اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہی **وَإِذَا حُكِمَ عَلَى الشَّيْءِ عَنِهَا**
 اور جب بہرین طرف اپنے شیطانوں کے یعنی اپنے پیاروں اور اہل عقیدہ والوں میں مل مو
 کہ وہ حقیقت میں شیاطین انسان ہیں غرویدوں اور شیخی مارین اور کہیں **قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ**
 کہیں منافق تحقیق ہم ساتھ تھا یہ ہیں یعنی ہم موقع ہیں واپسی اپنے کو بڑا مہربان
 ہیں **إِنَّمَا لَمْ يُمْسِكْهُمُ رَوْفٌ**، سوای اسکے نہیں کہ ہم سستے سستے یعنی سنت عتہ
 سے **أَمَلَهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ** اور ہستا ہی ساتھ اون کے یعنی اللہ کی کبریت
 ہنسکی طریف نہیں ہی مراد اس سے ہے کہ اون کی سزا سخت جیسا یہ نفاق کرتے ہیں دیکھا
 آخرت میں اور دنیا میں یہ کہ **وَيَمْلَأُ فِي طَعْنِهِمْ** اور بڑاتا ہی اون کو بوج زیادتی
 اور سرکشی کے جمل اور تکبر میں کہ خوب کتابیں روزیارت میں بناویم **يَهْوُونَ**
 ستیجہ ہوتے ہیں یعنی اپنے فاسد عقیدہ اور فساد پر اتراتے ہیں فقط پس معقیدہ ہوتا
 ہے جو ابن تیمیہ و عبد الوہاب کے نام سے مذہب میں اور کسی ملک میں اور دعوت نہیں
 جس ملک میں ذیالہم ہو کر سید و بابی ہی فوراً اپنی سزا کو پونچا اگر یہ واپسی حق پر
 ہوتے نہ اتنی ولایت اسلامیہ میں کہیں تو انکا حق ہو تا بوجہ دلیل اور ذوالہم ہو کر
 پس ان کے کذب پر یہ ادنیٰ دلیل کافی ہی غزل کہ میں حرام و ہت زیارت جناب کو
 دیکھو ان کے وعو کو یوم عساکہ کو + جس روز کہ ان کو کہیں پڑ جائے اور وہ ہر حق کے
 کریں ان کے کتاب کو + یہ قوم یہ بابہ سو ہیں عہد میں خاص عام + کرتے مروج
 جو ہیں زیارت ثواب کو + و وزخیں جاوین ایسی ہیارت کے فعل سے + بالان لاری
 سکا لک لے دیکھیں مذہب کو + مشدود اس تہیہ و نکاح کل طبع + پاوین جناب لاری
 سے مالی نظام کو + تویر و بیان مسلام گردن جبکہ کچھ انہیں + یا جاکے میسر

حرم میں سناوین کتاب کو + اور یوں تو میں قایل نہیں ایسی کہاںجا + گولا کہ بنا کرین زمین
حجاب کو + جاری رہیگی زیارت بنویس + یہی + ہنگامہ کی منکر خانہ خراب کو +

طبیعت کے جو شکر کو تو باب کی دیکھ امیر
اللہ تیری + دہر ہے کافی جواب کو

مرآۃ الساریۃ الی المذہب کنت لہ شفیعا وشہیدا

فصل دوم، قصیدہ بطلون بن فاضل زیارت نوروں کا ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جب جی نہ شہر اپنے کی اجنت کی پناہ ہو
رسول اللہ کی زیارت کو نہایت کو اشارت ہو
اور کائنات کے رتق اور بن ہو
عالم جوین کیا میر شرف ہو نہایت ہو

رہتی تہمت زہن طالع جہیز نہایت ہو
حراؤت پناہ ہو کھلے بہت غایت ہو

ہمیں تو وہ جہان کا فیض بہن قدرت کی زیارت ہو
اودھیا کی دین شہنشاہی زمین کی زیارت ہو
سیاست و ہمت کے روز محشر کو شفا عسے ہو
آرٹھن کی بہت تہمت ہو سہ دیکھو اودھت ہو

رہتی تہمت

یہ وہ زیارت ہی جس سے دین اولیا تہمت ہو
یہ وہ زیارت ہی جس سے دین اولیا تہمت ہو
یہ وہ زیارت ہی جس سے دین اولیا تہمت ہو
یہ وہ زیارت ہی جس سے دین اولیا تہمت ہو

رہتی تہمت

یہ وہ زیارت ہی جس سے شفا عسے کا وسیلہ ہو
یہ وہ زیارت ہی جس سے شفا عسے کا وسیلہ ہو
یہ وہ زیارت ہی جس سے شفا عسے کا وسیلہ ہو
یہ وہ زیارت ہی جس سے شفا عسے کا وسیلہ ہو

رہتی تہمت

یہ زیارت ہی جس سے منو کی دلکوارت ہی یہ زیارت جو کونین کی جس سے سعادت ہی		یہ زیارت ہی جو اسلام کی نیکی عادت ہی یہ زیارت ہی جس کے لئے ہر کسی کی شفاعت ہی	
	زیارت		زیارت
یہ زیارت ہی جس سے حج کامل قلو نگاہی یہ زیارت ہی جس سے حج کامل عاشقو نگاہی		یہ زیارت ہی جس سے حج کامل عبادو نگاہی یہ زیارت ہی جس سے حج کامل عاشقو نگاہی	
	زیارت		زیارت
یہ زیارت ہی جس نے کی اوی حضرت اعظم یہ زیارت ہی جس نے کی اوی عقیلی جی مراد		یہ زیارت ہی جس نے کی خدگی اوی سپہ رحمت ہو یہ زیارت ہی جس کے لئے نکر و نہر حق کی لعنت ہو	
	زیارت		زیارت
یہ زیارت ہی جس سے جنت جی ملتا ہی حضرت یہ زیارت جو لولاک کا ہی حق قدرت سے		یہ زیارت ہی فخر الانبیاء جو ہیں کرامت سے خدا سے ہر طرح سے ہر شفق رحمت سے	
	زیارت		زیارت
خدگی جو ضیاء آتو جلدی جا زیارت کر اگر اپنا ہلا چا، تو جلدی جا زیارت کر		جو کامل حج کیا چا، تو جلدی جا زیارت کر جو دھیت جی ملا چاہے، تو جلدی جا زیارت کر	
	زیارت		زیارت
جو عادت اتقیا چا، تو جلدی جا زیارت کر جو سب سے مرہا چا ہی، تو جلدی جا زیارت کر		جو عباد لیا چا ہی، تو جلدی جا زیارت کر جو بدنامی ملتا چا ہی، تو جلدی جا زیارت کر	
	زیارت		زیارت
اگر توبہ کیا چا ہی، تو جلدی جا زیارت کر نہ نکر گرہ بنا چا ہی، تو جلدی جا زیارت کر		جو خوشنودی خدایا چا ہی، تو جلدی جا زیارت کر رضای کر یا چا ہی، تو جلدی جا زیارت کر	
	زیارت		زیارت

جو عقیقی کا پہلا چاہی تو جاحضرت کی زیارت کر	جو دکان کا پہلا چاہی تو جاحضرت کی زیارت کر
اگر حق سے ملا چاہی تو جاحضرت کی زیارت کر	جو مقبول دعا چاہی تو جاحضرت کی زیارت کر
طرقتیست دیدار نوکامست پوچھو یا مست	نصرت کیست
بیرہن کیست اوس کی نذیکہ تو تم قناریت	جو صورت اونکی پوچھو تو یہ میں اس طرح حقین
میدان پاکیز جا کر عیار لودہ صورت ہے	برہنہ پار پریشان بال اور انکھوتیست
مردن میں کہتے جا کر جہان حضرت کی نیارت	لھین دل سے رسول اللہ سلام و تحم چھت
اوی سے ہی خدا راضی ہے حضرت کی الفت ہو	وہی ملوں ہی بس نپتے جھلے منے نجات ہو
مجازی عشق بیکرے تو بہ حاصل حقیقت ہو	سراسر نور ہو جاو اگر حضرت کی قربت ہو
بنی جہنہ دلی جہنہ وہ سب بخیر عالم ہیں	اگر پوچھو تو دو جگہ عین عظم اور عظم ہیں
وہی محبوب حق کے ہیں ہی تو فخر آدم ہیں	نذیکہ ہوں اوس کے سبک و جود وہ ملی حاکم ہیں
نسب کچھ کہہ دے زیارت کی جو حضرت کی فضیلت ہے	حرام اوس کو کھنڈا کم کہ وجہ کی شہرت ہے
کئی جسطرح سے زیارت کہ ہوتی ہی یہ ہر جگہ	عقیدہ جسکا ایسا بھدالی اور سپہ لغت ہے
جہاں پہلو انت کا حق کا بر گزیدہ ہو	مراتب اور فضائل میں ہر ایک منزل ہو چم
ہر ایک مخلوق جسکے آگے اسے سر خمیدہ ہو	بہلا اوسکا کھانچا جسے وصف حمیدہ ہو

کوئی اونسے کھان افضل ہوا ہی بکھر خواقت میں شفاعت اونکو ہی حاصل ہی بس و زقیات شفا		ملایکے رجب انسان میں جس کے خدمت میں آئیں گے دستگیری عاصیوں کی اور نصیب میں
	زنجیست	
نصیر میں ہے جس کے دل میں جتنی عظمت ہو نصیر میں ہے جس کے دل میں تین کی نہ عبرت ہو		نصیر میں ہے جس کے دل میں تین باریت کی عزت ہو نصیر میں ہے جس کے دل میں تین جی اور نہ حرمت ہو
	زنجیست	
نہ مؤمن ہی بنی پر وہ نہ قربان جان کر تا ہو نہ مؤمن ہی بنی کر پہ وہ میں جو نہ تا ہو		نہ مؤمن ہی بنی پر وہ نہ اپنے دل کو دہتا ہو نہ مؤمن ہی کہ حیلہ سے نہ زیارت پر گذر تا ہو
	زنجیست	
نہ مؤمن ہی کہ جسکو محبت جو مولا انہی کو نہ عادت میں بہر ہو جاو کہ عاشق کو کھینچ		نہ رغبت قرب حضرت کی ہی اس کے دل شیر ہو نہ زیارت حج بجا لاو جو سوت ہمقرن ہو
	زنجیست	
نہ مؤمن ہی محمد مصطفیٰ کا جوہ شہید ہو مطیع ہوا بن تہیہ جہانی پر ہو یہاں ہو		گری حج شوق زیارت کا نہ دل میں اس کے پدا ہو د باہی خارجی بکھر نہ زیارت پر وہ شہید ہو
	زنجیست	
نہ مؤمن ہی کہ حضرت کی نہ ولایت کی محبت ہو میانک : دہما ہے تہہ کی بس اوکھی ہی انہی		کہ اپنے باپان بھی زیادہ او سپہ سبقت ہو اسی صورت سے کل زیارت سی او من یا علی غریب
	زنجیست	
نہ مؤمن ہی او دل میں جب خاک طلق ہو شفاعت دے ز محشر کو ہی کہ ماتہ برحق ہو		نہ مؤمن ہی محمد کے وسیلہ کا نہ عاشق ہو سنا فی کا تو ان تون پس سینہ دل شق ہو
	زنجیست	

جو ہنگے دوست خالق کے وہی زیار کو جا بہن	جو ہنگے دوست خالق کے وہی زیار کی کاتی بہن	زینبیت
مدینہ شہر روشن ہے جہاں حضرت کی زیارت ہے	مدینہ شہر مخزن ہے جہاں حضرت کی زیارت ہے	زینبیت
مدینہ شہر گلشن ہے جہاں حضرت کی زیارت ہے	مدینہ شہر مدفن ہے جہاں حضرت کی زیارت ہے	زینبیت
مدینہ وہ قرآن میرج بسا کاظم نام شیب ہے	مدینہ وہ سما نو کئی جو زیارت گاہ شیب ہے	زینبیت
مدینہ کو لگاوی عید گاہ دشمن ہے	مدینہ اور عداوت ہے بہ اسینہ وہ پر فن ہے	زینبیت
مدینہ سا شہر دنیا میں کو کون افضل ہے	جہاں پر خط جبریل اور قرآن مرسا ہے	زینبیت
مدینہ پاک طیب ہے خدا کی جانی حبت ہے	مدینہ پاک طیب ہے جہاں جانی عت ہے	زینبیت
مدینہ اسلام کو شوکت تو پہاڑ مدینہ میں	رسول اللہ کا مسکن ہوا خوشتر مدینہ میں	زینبیت

مدینہ ہی گویا خوبی اور جنت کا دروازہ	مدینہ ہی ہر ایک نیک کا اور رحمت کا دروازہ
مدینہ ہی خدا سے ملنے میں شفقت کا دروازہ	مدینہ ہی سنا مانوں کی ہر عزت کا دروازہ
مدینہ	رحمت
مدینہ میں ہزاروں کو سسے انگلوں کی بلج	ہر ایک نیک زیارت سی بلوغ کی بلج
یہ عہد وہ زیارت تو بین جہان کی بلج	سنا فوج کی ہر گز نہ نکر ہو چل جاوے
مدینہ	رحمت
یہ زیارت فی زمانہ کی غنیمت جانتا دلین	نہ بدعت اور حرام اور سکھو بھی تم ماننا دلین
نہ اور سکھو اتنا ذخیرہ کے ٹھاننا دلین	کسی نکر اور مرد کا نہ کہنا ماننا دلین
مدینہ	رحمت
ہزاروں نیک سلی اس سی زیارت کو تھیں	وہ تا مقدوح کر کے کہاں اس کے گذشتے
بے انداز سے پھر وہ سستی کہنے کو مرتے ہیں	نہ واجب کہنے پر سر ہو رہے ہیں بکھرے ہیں
مدینہ	رحمت
یہ بدعت ہی کہ زیارت میں کو عین ہو	کری سید مقرر مل تماشے پر شد وہ ہو
ہنسی ہو تو مقدمہ ہو عیش کے گزین ہو	وہ زیارت پاک یہ گزیران بائو کا کردہ ہو
مدینہ	رحمت
وہ آج اب زیارت کے تو سب عقول آئیں	کوئی اور عین ہر گز نہیں مانو شین
نہ اسے جو کھا علماء کا وہ تو دشمن ہیں	وہ تو دیر میں دشمن نہ دشمن بدین دشمن ہیں
مدینہ	رحمت
اگرے خدمت انصاری کی دل اور سکھو	خدا کی اور سب رحمت ہی کی اور شفقت ہے
سکھو اور نہ کرے ایک دام لا کر رہے	کردہ رہتے وہ نہ مگی جہان خیر کی تربت ہے
مدینہ	رحمت

دبان کی خاکہ ہی اکثر اعظم سے نکتہ ہی	شفاحہ میں ایک امراض کی تاثیر شکر ہی
معطر ہی منوئی وہ روضہ پاک اطہر ہی	وہ انکی شیہ ہر ایک عالی تبرک ہی اور بہتر ہی
جسم شکر ان بانو کو اسکی عقل بہتر ہی	شکر کا نام اسکا دوزخ ہی اور دنیا میں ہی بہتر
نہ اسکو ذوق ہی اسلام کا آدم نہیں ہی	پرستش کی نگہ بابتیں ہیں تہ خطیمہ ہی
قرآن میں جو ذکر آیہ تابوت سکینا کا	وہ کیا تھا انبیا و انکی نشانیکا تبرک تھا
نکچہ وہ شکر بدعت تھا نہ موجب تہاد و چاکا	اسی صورت سے پگیا بال و تہ قدم حضرت کا
اگر حج کی فلاح ہی تو زیارت کی فضیلت ہے	اگر حج کی شرافت ہی تو زیارت فی الحقیقت ہے
اگر حج کی صداقت ہی تو زیارت کی نصیحت ہے	اگر حج کی کرامت ہی تو زیارت کی شریعت ہے
اگر حج فرض ہی کہنا تو واجب ہے زیارت ہی	اگر حج غرض ہی کہنا مناسب ہے زیارت ہی
تو حاجت غرض ہی کہنا تو واجب ہے زیارت ہی	جو دفع مرض ہی کہنا تو غالب ہے زیارت ہی
اگر حج بادشاہی ہی تو زیارت ہی بہلائی ہے	اگر حج حاکم الہی ہی تو زیارت بہ شوائی ہے
اگر حج عالی جاہی ہی تو زیارت مستطیع ہی	جو حج اہل پناہ ہی ہی تو زیارت ہی صفائی ہے
جو حج سفلو خاطر ہی تو زیارت ہی مقرر ہی	جو حج سب ہی ہو خوشتر ہی تو زیارت جانو بہتر ہی
جو حج کو جانو نادہی تو زیارت جانو خوشتر ہی	جو حج کرنا ہی بہتر ہی تو زیارت کچھ نکتہ ہی

جوانپنا پیشوا ہو و گن گن بہ اوسکی زیارت ہو جہان حق کی رضا ہو و گن گن بہ اوسکی زیارت ہو	جہان رحمت خدا ہو و گن گن بہ اوسکی زیارت ہو بہمان پر اسرار ہو و گن گن بہ اوسکی زیارت ہو
جہان پر مصطفیٰ مودین گن گن بہ اونکی زیارت ہو جہان پر اولیا مودین گن گن بہ اونکی زیارت ہو	جہان پر مجتبیٰ مودین گن گن بہ اونکی زیارت ہو جہان پر افضیٰ مودین گن گن بہ اونکی زیارت ہو
جہان پر نور و وحد ہی کہ پر جلالت و شہنشاہی کے جہان پر خفہ ایسے ہون حقیقت نور عرفان کے	جہان پر سوز و ہی میجر و ف ہون ت قرآن کے وہان جائیداد شہادتین ہون بین کائنات کے
یہ تہرت پاک اوسکی ہی نیست نکاح و ہر ہی یہ تہرت پاک اوسکی ہی جو نیک کامیابی	یہ تہرت پاک اوسکی ہی جسکا شوق گم گم یہ تہرت پاک اوسکی ہی خدا سچو قرین تری
قد لیلیٰ کی جو بوجہ تو مجھ کو نہی سنو جا کر فضائل گم محمد کی سنو قرآن پڑھو جا کر	سنو گم حسن بوسیف کا رانچا حکمو جا کر اگر حشمت لیا چا مو تو زیارت کو کر جا کر
خدا کی جتنی ہی مخلوق سہیلین فاضل تر ایک اعلیٰ کے اشارہ سے کیا شق القمر ظاہر	تسلیٰ کیا مجاہد ہی اوج کے جو تہرہ بہ ہوا قدر ہلا ایسی ہیایت کو کہی مد ہون گن گن کا فر
مریضو نکو کیا چکا حلقے تخم نکو بویا ہی جو تھی نے دود کی بکری کئی ارن سے دو پایا	بہت اند ہون نکو آنکھ میں بن بہت کا چنگو کئی جی سنے یہ تہرت و ہستیا ہیای

جو تماہرہ سو بر سکا مژدہ اکیدمہن جلا یا تھا شہر نے آجہر نے صدق اور کا کہہ سنایا تھا	میر کا بادشاہ جو دیکھا ایمان لایا تھا شہر نے اونکو سجدہ کر کچھ اپنا دیا کہہ بتایا تھا
وہاں جب جنگ خندق میں کھینچا گیا یا تھا اور ایک جاہل پیر اون نے ہندین پانی جو پایا تھا	نوقذی گوشت روٹی سی ہزار دیکھو کھلا یا تھا تو ایک کھلی سے حضرت نے وہاں شہر بہا یا تھا
اوسے خندق میں ایک پتہ جو نکلا کہ زیادہ تر تو حضرت فی وہاں پاتہ میں لایا اور پیر	کہ جسے ٹونیسے ہوئی عاجز سن ہر جا پیر تو سکھتے تیر لغز اوس سے بولیا یہ عجیبہ افہر
مری گوزندگی تھی اور ہرنی کو چھوٹا یا تھا زہر افنی ہوا باطن فراسا لکھا یا تھا	بہت کہا جی کنگو کیو تو کوک سے پٹا بنایا تھا لہیرہ زیارت ہی جسے مجھ سے ایسا دیکھا یا تھا
بڑا ہی مجھ قرآن جو تھے اون پے بھیجی فصاحت اور بلاغت میں کیا ایسی لکھا یا تھا	لقب امی ملی عالم لائق اونکو بخشا ہی بہلا نیا مقلین کی ہی اس شہ کا پیر ہی
اندہر سیر میں اگر نہ سیرتے تو کھانا وہ جلا تا تھا وہ تہما بہر سیرت نہ مطلق اوسکا یا تھا	یہ بیضیا ہی جسے شہمنی سے شرم کھاتا تھا خدا فی حسن خوہمیں عجب کیٹا بنایا تھا
تجلی طور سینا کا وہ بہر بالاطمع تھا سبارک ناک کا نقشہ گویا جنت کا تری تھا	جبین شن کہ لوح محفوظ جسکا ایک نسخہ تھا ۴۱ چین پروردہ پاکیزہ و شہرہ ایک قبضہ تھا

دو انگبین نور کی پتلی میں جس سے دیا جلا روشن زمین پر روشن زبان روشن کتب میں روشن کلام روشن	پلک صبح کی کرنیں ہیں کہ جس سے آسمان روشن سیراب جسم روشن بھی یہاں روشن روشن
دو خیمہ گاہ کو یاد ہیں کہ ہر شمع و قمر روشن لب عجاز وہ شیریں کہ تل شیریں کا تاج روشن	صبح صادق کا جلو تباہ گوش آملی احسن دہن تاغی قدرت شگفتہ جس سے گلشن
گہر نایاب دندان چمک جیسے یخ بیضا زبان تھی غیب کی کنجی مضامین چمک تھی گویا	تبسم میں جو کمال جاوین بھلا کا سا کوندا ہزاروں مثل سوسن میں بان ہو وہ چوہا کوندا
زخمہ انکی جو چاہے نہیں تھیل اوسکی ہی جو گردن میں لطافت ہی نہیں تھیل اوسکی ہی	زبان میں جو فصاحت ہی نہیں تھیل اوسکی ہی جو لبت میں ملحت ہی نہیں تھیل اوسکی ہی
کتف حامل وحی حکم الہی میں سے کند ہے خدا کے قوت بازو کے ہیں بازو درخشاں	کہ جب کے حکم کے ہیں انہیں ہی اور جس سے بند اگر کچھ غور کر دیکھو تو کیا ہی نہ ہوا ند ہے
ہی دو نوبتہ میں ایدہ ہمارا وہ نہ نواہی وہ دل ہی جس کے اندر نور اور عرش الہی ہے	ہی سینہ وہ الم نشرح قرآن جس کی گواہی ہے قرآن کے ہمیدہ وقف جو ہو تو جانشاہی ہے
شکر ہی معدن تقوا کے رستہ رضا پر ہے قدم ہر ایک بخیہ اوٹھے راویا پر ہے	ہر ایک فعل او غلاطی ہی جو ہی حکم خدا پر ہے ہم پر نہ ناک سر ہی تو کم جو کہ جا پر ہے

<p>یہ وہ نیارت ہی بکار پہنچ پیدائش ہے جو منکر اس سبھی کا فراموش رہا ہے</p>	<p>اوسے سے سب بے خبریات دیکھو پہر پہر آج اور جسکو وہ جہان میں ذکر تھی ہر ایک مشابہ</p>
<p>زنجیریت</p>	<p>زنجیریت</p>
<p>ہوئی جسوقت یہ پدا تو حورین آمین جنت خسں جہیل نے جا کر دیا جنت میں مسکے</p>	<p>اور زمین ساحرہ اور ناجرہ مریم ہی شفق سے لعل گل ہو وہ بلبل مریم سننا یا خان کو تھوڑے</p>
<p>زنجیریت</p>	<p>زنجیریت</p>
<p>زمین پر آج رہا ہے پڑا کلمہ شہادت کا سختارہ جہک پڑا فرحت سن پڑا کلمہ شہادت کا</p>	<p>دعا کی واسطہ آست کے خیال ایسا تھا آست کا اور کج گت ہو اوندھی یہ جلوہ دیکھو حد تک</p>
<p>زنجیریت</p>	<p>زنجیریت</p>
<p>ہنسا ایوان کسری کا پیشوکت دیکھو حد تک ہوا آتش کہ نہ نہند اس آدیا سے مرشد کی</p>	<p>نئی نئی قحط سالی میر پکت تھی محمد کی بشا شکر و کفر سارا پکار ہوئی رب واحد کی</p>
<p>زنجیریت</p>	<p>زنجیریت</p>
<p>ہستی حورین گا تو ہتھیں ملاک ہمازا ہو ایمان اپنے لاویگا اوسیکا بگن اراہی</p>	<p>ہو پیدامبارک ہو خدا کا آج پیارا ہے اوسیکے حق مدد ہو پوچی کا سہارا ہی</p>
<p>زنجیریت</p>	<p>زنجیریت</p>
<p>خدا یا اپنی رحمت ہر ایک مومن کو عورت نہا یا اپنی رحمت ہر ایک مومن کو دوست</p>	<p>خدا یا اپنی رحمت ہر ایک مومن کو عورت کہ جو زیارت کری جا کر یہ دلیشوق و فحش</p>
<p>زنجیریت</p>	<p>زنجیریت</p>
<p>کہ ستر احمد کا وسیلہ ہے اے ای حد کا سایا محمد کا وسیلہ ہے</p>	<p>قرآن میں دانتو آیا محمد کا وسیلہ ہے شفاعت روز محشر کا محمد کا وسیلہ ہے</p>
<p>زنجیریت</p>	<p>زنجیریت</p>

اللہ دین دنیا میں محمد کی شفاعت سے	اللہ دین دنیا میں محمد کی ہدایت سے	
اللہ جتنے مومن ہیں ہوں کو شوق زیارت	اللہ وز محشر کو ہر ایک مومن کو راحت دے	زینت
جو کچھ حضرت کی شوکت ہے ہندین ہنگی کعبہ کی	جو کچھ حضرت کی عظمت ہے ہندین ہنگی کعبہ کی	زینت
جو کچھ اونکی حقیقت ہے ہندین ہنگی کعبہ کی	جو کچھ اونکی فضیلت ہے ہندین ہنگی کعبہ کی	زینت
اونھیں کا دین قائم ہے کہ جو کعبہ مجرم ہے	اونھیں کا دین قائم ہے کہ جو کعبہ معظّم ہے	زینت
اونھیں کا فیض دائم ہے کہ جو کعبہ مسلم ہے	اونھیں سے صدم و صایہ ہے کہ جو کعبہ مجرم ہے	زینت
اور کفار و نوثبت رکھو و قراوسکا تھا	یہ وہ کعبہ ہے ابراہیمؑ کو بنایا تھا	زینت
یہ زیارت ہے جسے تو بیٹا لیا کرتا	بتوں سے اور تصویروں سے حق اوسکا شایا تھا	زینت
اور اپنے باپ اور نکادہ لیے نام کا	یہ وہ کعبہ جہاں کفار بل سیٹی سجاتے تھے	زینت
یہ زیارت ہے جسے خوب بٹھٹے جاتے	خدا کی شان و شوکت کا کچھ وہ دہیا لائے تھے	زینت
اور شکر کفر کی علت کو کعبہ نہ سما لایا	یہ وہ زیارت ہے جسے سب بتوں کو توڑ دیا تھا	زینت
جہاں تھی کفر کی ظلمت اوسے اوجھار	بلند اٹھ اکبر کے کعبہ کو سنبھالا تھا	زینت
نہ شوکت اونکی کعبہ سے ولی اوسے ہی کعبہ کو	نہ حرمت اونکی کعبہ سے ولی اوسے ہی کعبہ کو	زینت
نہ عظمت اونکی کعبہ سے ولی اوسے ہی کعبہ کو	نہ حرمت اونکی کعبہ سے ولی اوسے ہی کعبہ کو	زینت

صداقت کی ہی سہی کی یہ ایسا حق کا پایا ہے	صداقت کی ہی سہی کی یہ ایسا حق کا پایا ہے
صداقت کی ذکر کیا کی یہ ایسا حق کا پایا ہے	صداقت کی ذکر کیا کی یہ ایسا حق کا پایا ہے
نہیست	نہیست
پنچو واپنے نامقدور بھرا ایسی ہیبت کہ	پنچو واپنے نامقدور بھرا ایسی ہیبت کہ
پنچو واپنے نامقدور بھرا ایسی ہیبت کہ	پنچو واپنے نامقدور بھرا ایسی ہیبت کہ
نہیست	نہیست
اگر کج کی ضرورت ہی تو کرنا اسکا افضل ہی	اگر کج کی ضرورت ہی تو کرنا اسکا افضل ہی
اگر کج کی ہی سمت ہی کرنا اسکا افضل ہی	اگر کج کی ہی سمت ہی کرنا اسکا افضل ہی
نہیست	نہیست
یہ ہی اعلان بے نیازان رسول اللہ	یہ ہی اعلان بے نیازان رسول اللہ
ہی واجب جاننا زیارت کا متجان رسول اللہ	ہی واجب جاننا زیارت کا متجان رسول اللہ
نہیست	نہیست
ان انگوٹوں کو یکساں خواہمیں وہ نوراحیت ہو	ان انگوٹوں کو یکساں خواہمیں وہ نوراحیت ہو
قدم بوسنی نصیب انکی ہو ہیبت عنایت ہو	قدم بوسنی نصیب انکی ہو ہیبت عنایت ہو
نہیست	نہیست
مدینہ پاک میں قد رسول کے یاد کیا کیون	مدینہ پاک میں قد رسول کے یاد کیا کیون
مدینہ پاک میں قد رسول کے یاد کیا کیون	مدینہ پاک میں قد رسول کے یاد کیا کیون
نہیست	نہیست
مدینہ پاک میں قد رسول کے یاد کیا کیون	مدینہ پاک میں قد رسول کے یاد کیا کیون
مدینہ پاک میں قد رسول کے یاد کیا کیون	مدینہ پاک میں قد رسول کے یاد کیا کیون
نہیست	نہیست
مدینہ پاک میں قد رسول کے یاد کیا کیون	مدینہ پاک میں قد رسول کے یاد کیا کیون
مدینہ پاک میں قد رسول کے یاد کیا کیون	مدینہ پاک میں قد رسول کے یاد کیا کیون
نہیست	نہیست

حقیقت خواہی بہی کہ ایک شجرہ زمین یا اگر ایک ہیکل اسکان روشن بلبلشہرین تیراج سجا	توفیق حق سے بس اس حق اچھن نکو میں کیا اور اونکی پاس ہنری کرین آپ میں کج چرچا
کر اس حالت میں تماشائی مان چین ہی جا خلا تو لقمہ میں وہ دو نوئے مجھے اسطر سے پوچھا	ٹو فی جیسے کیکوڈ ہونڈا پھر تاکھین ہوتا اک کوڈ ہونڈی آسے ہونڈا سجا پوچھتا
کہا میں ان کوڈ ہونڈوں ہوں جو ختم المرسلین جو میں آنکھ سے دیکھا وہ حست عالمین	وہ بولے وہ تو وہ لیٹے ہیں دیکھو جبین ہنگے تو رو کر جلد جا لپٹا کہ جیسے ہمہ قری ہنگے
میں روتا اسطر حیرتہ کہ کچھ اکوئی ملتا ہو وہ برکت اور لذت کا زمین کچھ حال کہنا ہو	تسلی آپ دیتے تھے کہ جیسے طفل اپنا ہو ہر ایک سو من کو انی نہ نصیب کیا ہی سنا ہو
اصیاب شکر خالق ہی کہ جو شکر بشارت ہی تیری آنکھوں میں اور دلمین شے ہی عمارت ہی	خدا کے فضل سے ہر دم جو حاصل کھوڑا یارت ہی جدہر تو دیکھتا ہنگا وہی یارت ہی نہایت ہی
زمینت زمینی طالع جتنے قدرت کی زیات ہو حرام اور عیب اسکو کبھی بد بخت غارت ہو	
بد سلام	
الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوة والسلام علیک یا جلیل اللہ	الصلوة والسلام علیک یا خلیل اللہ الصلوة والسلام علیک یا جلیل اللہ
صل علی محمد وعلی آل محمد	
الصلوة والسلام علیک یا سید المرسلین	الصلوة والسلام علیک یا خاتم النبیین

الصلوة والسلام عليك يا شفيع المذنبين	الصلوة والسلام عليك يا رحمت للعالمين
--------------------------------------	--------------------------------------

صلى على محمد

الصلوة والسلام عليك يا شفيع الله	الصلوة والسلام عليك يا شفيع الله
الصلوة والسلام عليك يا شفيع الله	الصلوة والسلام عليك يا شفيع الله

صلى على محمد

الصلوة والسلام عليك يا خطيب الله	الصلوة والسلام عليك يا نجيب الله
الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله	الصلوة والسلام عليك يا نقيب الله

صلى على محمد

الصلوة والسلام عليك يا محبته	الصلوة والسلام عليك يا مصطف
الصلوة والسلام عليك يا طاهر	الصلوة والسلام عليك يا مرتفع

صلى على محمد

الصلوة والسلام عليك يا فخر الاولياء	الصلوة والسلام عليك يا فخر الاولياء
الصلوة والسلام عليك يا فخر الاصفياء	الصلوة والسلام عليك يا فخر الاتقياء

صلى على محمد

الصلوة والسلام عليك يا جليل البيان	الصلوة والسلام عليك يا جليل الرحمن
الصلوة والسلام عليك يا جليل الطمان	الصلوة والسلام عليك يا جليل الثمان

صلى على محمد

الصلوة والسلام عليك يا سدي	الصلوة والسلام عليك يا سدي
الصلوة والسلام عليك يا قريش	الصلوة والسلام عليك يا حشم

صلى على محمد

الصلوة والسلام عليك يا فخر كواكب	الصلوة والسلام عليك يا جليل النبين
----------------------------------	------------------------------------

الصلوة والسلام عليك يا مصفا قلبنا	الصلوة والسلام عليك يا مصفا قلبنا
الصلوة والسلام عليك يا خاتم حاشية	الصلوة والسلام عليك يا خاتم حاشية
الصلوة والسلام عليك يا أول آخر	الصلوة والسلام عليك يا أول آخر
الصلوة والسلام عليك يا نبي كريم	الصلوة والسلام عليك يا نبي كريم
الصلوة والسلام عليك يا عاقل حكيم	الصلوة والسلام عليك يا عاقل حكيم
الصلوة والسلام عليك يا باطن ظاهري	الصلوة والسلام عليك يا باطن ظاهري
الصلوة والسلام عليك يا سابق شاكر	الصلوة والسلام عليك يا سابق شاكر
الصلوة والسلام عليك يا حافظ حبيب	الصلوة والسلام عليك يا حافظ حبيب
الصلوة والسلام عليك يا فاضل قريب	الصلوة والسلام عليك يا فاضل قريب
الصلوة والسلام عليك يا أمين بشير	الصلوة والسلام عليك يا أمين بشير
الصلوة والسلام عليك يا حامد رب قدير	الصلوة والسلام عليك يا حامد رب قدير
الصلوة والسلام عليك يا قاضٍ مقصود	الصلوة والسلام عليك يا قاضٍ مقصود
الصلوة والسلام عليك يا مطيع رؤوف	الصلوة والسلام عليك يا مطيع رؤوف
الصلوة والسلام عليك يا ناصر قائم	الصلوة والسلام عليك يا ناصر قائم

الصلوة والسلام عليك يا عزيرُ عالم	الصلوة والسلام عليك يا متقى صائم	سبح على محمد
الصلوة والسلام عليك يا دايع	الصلوة والسلام عليك يا ماج	
الصلوة والسلام عليك يا شان	الصلوة والسلام عليك يا باد	سبح على محمد
الصلوة والسلام عليك يا حتم	الصلوة والسلام عليك يا يس	
الصلوة والسلام عليك يا حتمه حليم	الصلوة والسلام عليك يا طس	سبح على محمد
الصلوة والسلام عليك يا صادق ميم	الصلوة والسلام عليك يا احمد رشيد	
الصلوة والسلام عليك يا نصيح عبيد	الصلوة والسلام عليك يا صائب	سبح على محمد
الصلوة والسلام عليك يا فدي يمين	الصلوة والسلام عليك يا مطهر مبین	
الصلوة والسلام عليك يا ناصر ايدین	الصلوة والسلام عليك يا امام مهين	سبح على محمد
الصلوة والسلام عليك يا مقصد في	الصلوة والسلام عليك يا جواد يا عنفي	
الصلوة والسلام عليك يا حجابي تاجي	الصلوة والسلام عليك يا متقى ابرهه	سبح على محمد
الصلوة والسلام عليك يا متوسط ميم	الصلوة والسلام عليك يا سلك الفهم	
الصلوة والسلام عليك يا حق مامور	الصلوة والسلام عليك يا مقبول غفور	سبح على محمد
الصلوة والسلام عليك يا سدي	الصلوة والسلام عليك يا مسك	

الصلوة والسلام عليك يا مطهر

سید علی ہجویری

زیر ہی قسمت زہی طالع جسے حضرت کی زیارت ہو
حرام اور بدعت اور سکوچ کے بجائے غارت ہو

آداب زیارت

بعد حج کے خالص نیت سے مدینہ منورہ کا قصد کرے اور راہ میں کثرت درود کی کرے
جب مدینہ کے قریب پہنچے تو زیارت ک نیت سے غسل کرے اور سفید کپڑے پہنے اگر
عطر منسجہ ہو تو بدن میں افلاوی اور جب مدینہ پر نظر پڑے تو سواری سے اویسے اگر
پروکے تو سیدہ زینب تک پاؤں دوسے اور جب حرم شریف میں پہنچے تو حضرت کو سلام
کہے کہ ید عا ہے اللہم هذا حرم رسولک فاجعله لی وقایة من النار
و اما نام البعذاب سوء الحسائب اللہم افتح لی ابواب رحمتک
و ارضونی فی حرمک ما رزقته ک اولیائک و اهل طاعتک
و اغفر لی و ارحم لی یا خیر مستقر
داخل ہو درود پڑھتا ہو اور جب سیدہ زینب میں داخل ہو تو اول اسباق قدم کرے کہ
اور ید عا ہے اللہم افتح لی ابواب رحمتک اور درود پڑھتے اور حضرت کے
پیشے پر دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے اور بعد نماز کے شکر الہی بجالا دے کہ ایسی عمدہ
نعمت اور سکو نصیب ہوئی اس کے بعد روضہ منورہ کی زیارت کے واسطے کمال شوق اور
آداب سے حاضر ہو اور اس طرح سے تین بار سلام کرے السلام علیک ایہا
النبی الکریم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ یون کے السلام علیک یا رسول اللہ
السلام علیک یا نبی اللہ السلام علیک یا سید المرسلین السلام علیک یا خاتم النبیین

اور فرستے ہو تو جیسے اس کتاب میں یہ سلام لکھا ہے سب پڑھے ورنہ اتنا کافی ہے ہر ایک پڑھ
 دینے طرف ہٹ جاوے اور یوں کہے السلام علیک یا ابابکر الصدیق یا صفی رسول اللہ
 وانیہ فی الغار جزاک اللہ عن اتہم سنیۃ علیہم خیر اور اس صیغہ فاروق اعظم پر سلام پڑھا
 السلام علیک یا عمر ابن خطاب علیہ السلام رسول اللہ یا فاروق اعظم رحمۃ اللہ ویکاتبہ جب تک مدینہ
 میں رہے غنیمت مانے اگر وفات مسجد شریف میں حاضر رہے اور عبادت پر حریص رہے
 ہو سکے تو اعزاز کرے اور درود پڑھتا رہے اور فضل نماز اکثر پڑھا کرے خصوصاً اور مقام میں
 جو حضرت کی قبر اور قبر کے درمیان ہے کہ وہاں نماز اور دعا قبول ہے اس واسطے کہ صحیح حدیث میں
 آیا ہے کہ میرے ممبر اور قبر کے درمیان بہشت کی کھدائی ہے اور دوسری حدیث میں
 آیا ہے کہ سوای بیت اللہ کے حضرت کی سجد کی نماز اور سجدوں کے ہزار حصہ افضل ہے اور کہیں
 نماز مدینہ کے نماز سے سو گندہ زیادہ ہے تو اور سجدوں کے لاکھ حصہ افضل ہوئی اور جب بقیع کا
 زیارت کو جاوے تو سب دعا پڑھے اللہم اغفر لکھل بقیع القبرۃ اللہم لا تخرصنا
 اجرہم ولا تقننا بعدہم واعف لنا ولہم ہر ہر ایک قبر پر جاوے اصحاب اور اہل بیت
 کے اور پر سلام کرے جیسے سنون ہی اور سب ہے کہ مدینہ کے اور سب مدینہ نماز پڑھتے
 خصوصاً سجدہ میں اور جبل احد کی اور وہاں کے شہیدوں کی زیارت کرے ہر نماز
 اپنے واسطے نہ اسے دعا بخیر کرے باقی دعائیں وہاں کی سب سب اس وقت میں زیادہ تفصیل کی
 حاجت نہیں اللہ تعالیٰ سب کو جو میں شریعت کی زیارت نصیب کرے + آمین آمین

مقصود اصلی از زیارت قبور

واضح ہو کہ دعائی کا اول ہی دعا غلط ہے کہ کتاب کا جو نام اتمام الحجۃ علی من اوجبا الزیارت ہے
 یہ میرا سر ہوتا ہے اور کلاب کا نشان اور اہل حق سنت جماعت پر اتمام ہے اور کثافت
 فلکی سے ظن باطل قائم کیا ہے افسوس کہ نفسیات علم کا دعویٰ کہ ایسی جہالتیں مبتلا
 ہونا خدا ہدایت دے اب خلاصہ مطلب اس امر کا لکھا جاتا ہے کہ زیارت قبور خاص کر
 ترغیب زیارت فرما رہا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا دعا ہے اور جو دعا
 اور اقوال علما رحمۃ اللہ علیہم کے مختلف ہیں کہ کیا اشارہ ہے اور کیا سنت
 کیا سنت ہو کہ ہر ایک کا قریب واجب اور کیا واجب ہے اور کیا کمال منشا ہی ہوا سلام
 گو کہ یہ سب اہل حق ہیں یہ اختلاف العلماء رحمۃ اللہ علیہم میں ہی اور میں سے کوئی بد مذہب نہ

یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو جو اس دعا کی زیارت کرے اس کو اجر عظیم عطا فرمائے

خالق رازق جاننا سبھی سچا ناخوشی کرنا اپنے باپ دادا کی عزتی کرنا اور سید کی طرح
جشن کرنا اور جو ایمان بھی لائے تو **مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا** کا ان کے دل میں
ایسی طرح جائے قدر نہیں ہوا جسے **وَأَشْرَىٰ بِنَا فِي قُلُوبِهِمُ الْجَمَلَ**
يَجْعَلُهُمْ فَقِيلًا مَّا يَوْمُنُونَ کا اور سمارتا ہی اون کے دلوں میں بھرا
ساتھ کفر کے پس تھوڑے ہیں ایمان والے اس طرح آداب زیارت حرم شریف
روضہ رسول اللہ کے ہیں کہ جاہل اوس سے واقف نہیں ہیں اور نہیں کیطرف
اشارہ ہی جو حضرت فرمایا **لَا تَتَخَنَ** واقبری عید یعنی مت گردانو قبر میرے کو
عید یعنی زیارت قبور کا دعا یہ تھا کہ **هَوَايَ لِنَفْسَانِي** دنیا کو بھول جاوے اور عقیقتی کو
یاد کرے **نُوفَ** اور حجت خدا کا پیدا ہو لا **اللَّهُ** یعنی ماسوا اللہ سب دل سے فوت ہوا اور
الْأَلْبَ یعنی شہ پاک کا شوق اور عشق خوب دلیں جت یہ نہیں کہ خدا کو بھول جا
اور اپنا رب اور خالق رازق قبر با قبر والیکو جانو اسکی نماز پر مسجدہ کر دو گرد پھرو
بوس دو قبر کو سیدنا شاخوشی اور جشن نہ کر کرو جیسے بیان جاہل کفاروں کی صحبت
سے یہ معاملہ قبروں سے فقور کرتے ہیں **اسیوا** سطر اللہ تعالیٰ نے حضرت کی قبر کو
اس وقت سے سچا ہے وہاں کوئی کفر شرک کا کام نہیں ہوتا اول تو قبر ہی ایسی
ترکیب سے بنی کہ کوئی ایسی حرکات ناشائستہ نہ فرما دے دوسری عملداری اسلام ہی
اور نگہبان مقرر ہیں کہ کوئی بجا حرکت نہ کرے پاؤں سے فقط سلام پڑھو اور کچھ نہیں
بس ایسی جہالت سے باز رہنے کو اللہ تعالیٰ نے ہی آیت **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** اور
نے ہی **لَا تَتَخَنَ** والہ ارشاد فرمائی ہے اور علما رحمت اللہ علیہم کا دل مٹا دیا
تھا کہ ایسے مقابلہ پر سختی کا حکم لگا یا اور نہ حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے جاہلوں کا قبر نہ
جانا مناسب نہیں روح بظہر کو رنج ہوتا ہے دوسری رہے عالم با خدا سچے موجد
شنت جماعت زون کی لایار ت قبر سے تکمیل ایمان ہے اس طرح کہ نور عرفان زیارت
قبور سے ہی یہ بات نہ سجد میں جائیسے حاصل ہوتی ہے کہ کعبہ شریف میں جائیسے
وہ کیا ہی کہ **يَوْمُنُونَ** بالغیب کی مقصدیق ہو جانا اور خواہش اور ہوا کی نفسانیت
فوت ہو جانا ہی مثلاً مسجد میں یا کعبہ میں جاوے گا نماز اور عبادت کرے گا لیکن ہوا
ولیسے کہ نہ ہوں گین بلکہ طالب ہر ایک ہوس کی ہو گا کہ یا اللہ تجھ کو اولاد دے رزق
دے گھوڑا جو را اچھا دے اور روغنہ طلب کرے گا اور جب قبر پر جاوے گا تو صدقہ

یاد آویگا اوسمیں اول عام مسلین کی قبریں ہیں تو جب قبرستان میں گیا تو خیال آیا کہ
 افسوس دنیا کی یہ زمین ایک دن سب کو اس سے گزر جائے اللہ ہی حق ہی بانی
 ہو س دوسری درجہ اپنے یار و دوست ہیں اونکی قبر پر زیادہ صدمہ اوسکی زمین پر
 کہ اللہ اللہ یہ وہ ہیں کہ ہم یہ ایک ساتھ رہتے تھے کیا خوشی اور محبت تھی کہ ایک
 دم کی جدائی دشوار تھی اب دیکھو وہ باتیں سب فوت ہو گئیں ہر قسم کے درد
 لینے باب مان اور اولاد ہے کہ اونکی قبر پر جانیسے اوس سے زیادہ صدمہ اوس
 سے دلمیں ہوگا کہ سبحان اللہ یہ ہمارے باب مان ہیں کہ کس کس شفقت سے
 ہمہ جان شاریتہ ہمارے بیٹا بیٹی ہیں کہ ہلکے چاہتے تھے اور بغیر ہمارے بقرار
 رہتے تھے اب کھڑ زمین میں سوئے ہیں سچ ہے کہ دنیا کا جو کچھ کام ہے سب
 محض خدا سے دہونیکا ہے اللہ ہی کی ذات برحق ہے اور سب کو فنا ہے ہر جوتی
 درجہ اپنے پر کی قبر ہے اوس سے اور زیادہ صدمہ ہوگا کہ افسوس اس درجہ فانی کو سب
 چھوڑنے والے ہیں یہاں تک کہ پانچویں درجہ اپنے بنی سید المرسلین عام النبیین
 رحمۃ اللعالمین شعیب المذنبین کہ جنکی صفت لو لاک لما خلقت الافلاک ہی زیارت
 کریگا تب صدمہ عظیم اوسیکے دل پر ہوگا اور معلوم کریگا کہ کس یہاں سے حد ہی جب
 ایسے فخر اولین و آخرین سب سے اعلیٰ و اشرف کہ بعد از خدا بزرگ تو ہی فقہ مخضر اس
 مقام فانی سے رحلت فرما ہو تو کوئی فرد بجز ذات اعلیٰ کے نہیں رہیگا اب جو اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا ہے کذلک من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذوالجلال
 و الاکرام یعنی جو کوئی کہ زمین پر ہے فنا ہو گیا لا الہی اور باقی رہیگی تیری
 ذات جو صاحب بزرگی اور بخشش کا ہے اسکا مضمون اوسکے دلمیں اسی طرح سے
 جامی قرار ہوگا اور لا الہ الا اللہ کا نور و نور پر ہوگا اور جو غفلت کے اوسکے
 دل پر ہے جسکی اللہ تعالیٰ خبر دتا ہے تَرَىٰ لِلنَّاسِ حُبَّ السَّمَوَاتِ مِنَ السَّيِّئِ
 وَالْبَنِينَ وَالْفَنَاءِ طَبِيعَةُ الْفَنَاءِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفَنَاءِ مِنَ الْخَلِّ السَّوْمَةِ
 وَالْأَنَامِ وَالْحَرْبِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِنْدَكَ حَسَنُ الْمَنَاسِ
 رجاء ہے لوگو کو مردوں کے محبت نے عورتیں سے اور بیٹوں سے اور قومیں جوڑے ہوئے
 سونپکے اور روپے اور گھوڑے پلے ہوئے اور مویشی اور کہیتی یہ برتن ہی دنیا کی
 زندگی میں اور اللہ جو ہے اوسکے پاس ہے اچھا ٹھکانا پس یہ خواہش دنیوی سب

سر ہو جاوے اور تعلقات دنیا سے دل ٹوٹ جاوے اور غدا کی طرف راعب ہواور
 حسن الہام یعنی اچھے نمکائیکہ استلاشی ہووہ کیا ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَقِمُّوْا
 الصَّلٰوةَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلَىٰ غَسَقِ الْاٰیِیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْخَبْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْخَبْرِ کَانَ
 مُشْرِیْکًا یعنی قائم کرنا رکوع سے پہلے سوچ سے رات کی انہمیری تک اور قرآن
 پڑھنا جو کو تحقیق قرآن پڑھنا نادر ہے حاضر کیا گیا ہے اس میں سب نمازیں آگئیں یعنی
 سورج ڈھلنے سے ظہر پہ عصر اور اندھیری رات تک مغرب اور عشاء اور قرآن پھر ہے
 نماز صبح صادق کی اور عبادت کا مل نہیں ہوتی جب تک دنیا دلستے سر ہوو اور دنیا
 دلستے نہیں سر ہوو ہوتی جب تک مرنا نہ یاد کرے اور مرنا نہیں یاد ہو تو جب تک زیارت
 قبور کرے اس واسطے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اکثر جنت البقیع میں
 جو قبرستان مدینہ ظہیر ہے جا کر سجدہ عبادت الہی میں مشغول ہوتے ہیں کچھ مشائخ
 طریقہ نے قبر کے طرف زیادہ رغبت دلائی ہے اور خانقاہ قبر کے نزدیک تاکہ ظہر
 نشینی اختیار کی کہ ہر وقت موت یاد ہو واسطے عبرت اور دنیا سر ہوو کیو کہ سیدہ تماشے کو
 نہیں اس واسطے قبر ہے جو نشان عبرت باقی رہی کچھ عبرت دیکھ کر بیان سے گذر گئے
 ہیں کہ کیسے کیسے بادشاہ عالم فاضل بنی علی سب بیان سے سفر کر گئے پھر کس ندر کی کوثر
 دنیا کی خواہش کے اسی تمکاب را حدیث زیارت میں اور علامہ رحمۃ اللہ علیہم نے ہی
 اسی رغبت زیارت کی طرف اشارہ کر کے کہنے سنت کیلئے سنت ہو کہ کہنے قریب واجب
 اور واجب لکھا بسبب اور تعظیم کے واجب ہی تک اشارہ کیا اور نہ حقیقت میں
 زیارت توصیف ایماں ہے اور سب عبادت کی اصل اور جفائی کا لفظ ہی اسی ہے
 سے آیا کہ کالموں کو زیادہ شوق ہو کہ جب حج کو آیا تو قریب آگیا اب کیونچہ دم
 جاتا ہی ایسی سخت سے کہ جو حوزہ اعظم ہے خواہش دنیوی اور خواہش نفسانی کی
 سرور کر نہیں جس سے نور ایمان کا چمک اؤن کے واسطے ہی جو کاملین عاشقین جو حوزہ
 سنت جماعت میں اس واسطے جو تارک زیارت جاہل شرک یا منافق ہی تو کہہ جا
 طعن نہیں خوب ہوا جو ایسا پلٹ پاگ وہاں لگیا کہے کا مسجد میں کیا کام اور جو تارک
 زیارت مومد ہی تو جامی شکایت بیشک ہی کہ حکم دوست سے ہوتا ہے دشمن سے
 نہیں منکرین کا مومنہ کالا او لسنے کیا عرض اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہی فَعَزَّوَالِی اللہ
 اَلِی لَکُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مِّمَّنْ یُنِیْءُ دُورًا وَاللّٰہُ کَیْطُفُّ تَحْقِیْقُ مِیْنِ ہُوْنِ دِیْمَانِ مَہْمَا

ڈیڑھ لاٹھا ہر لیٹے جب آپ دنیا میں ظاہر اشریف فرماتے تب سب کو ہر خوشخبری سنی
 کہ دوڑو! خدا کی طرف لیٹے نیک کام کرو اور حضرت کی خدمت میں آؤ اور بعد رحلت فرماتے
 یہاں کے اب سب مسلمانوں کی طرف اشارت ہی کہ زیارت شریف کو دوڑو اور زبیر بن
 دیکھو کہ دنیا سر دھوا و عبادت میں ذوق اور دل یومنون بالغیب ہر تلی پاؤں سے
 اور مر نیکو تصور کر کے کل خواہش مینوی سے دست بردار ہو کر ہاتھ پاؤں آگاہی کان
 سب عضو خدا کی فرمان برداری میں سوئپ دی اور خور عظیم کے واسطے ایمان پاؤں کو
 ترغیب یارت ہی کا مید شفاعت کی ہو متا فقین و باہمیوں کا اعتبار کہ ان کے
 کفر اور قتل پر تو فتویٰ علما ی حرمین کے ہو چکے کیونکہ یہ زیارت قبر شریف سب کا لکل
 منکر دین دہو کا دینیکو مستحب کہتے ہیں انکا وعظ نصیحت صحبت سب خراب برہنگر
 جہاں پر ترغیب دین تو جانو کہ حضرت کی قبر مسما کر کے برآمد و کرتے ہیں کوئی
 ان کے دھوکہ میں نہ آوے اور انکا نام جو بابی مشہور ہوا وہ خدا کے نام سے نہ آئے
 نسبت نہیں رکھتا بلکہ اسکی حقیقت یوں معلوم ہوتی ہے جیسے یہ لطیفہ عجیب آفرین
طیغہ یعنی وہاب نام اللہ تعالیٰ کا برحق ہے اگر اس نام سے منسوب وہابی ہوئے تو
 جیسے اللہ تعالیٰ کی حضرت کے ذات مبارک پر شفقت اور عنایت ہی کہ وہاب کہا جاتا
 لعالمین کہا و رفعا لک ذکر کہ کہا اور ہر جاہریات میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 تعظیم اور تکریم فرمائی ایسے ہی یہ بھی حضرت سے محبت کرتے اور ان کی تعظیم و تکریم کرتے
 اللہ والے کہلاتے نہ کہ اس کے خلاف کریں اور اپنے کو نسبت خدا کی طرف کوین دینے تو
 جو وہاب ہے خدا کی طرف وہابی کے نام کی مطلق نسبت نہیں یہ عبد الوہاب کے طرف نسبت
 ہے ورنہ جیسے کسی نے فعل کی وہ لفظ ہو کہ عادات ہی جیسے ہی معلوم دیتے ہیں جیسے
 ناقلان فسانہ عجیب اور حاکیمان قصص غریب اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ایک مغل تھا
 اوسنے ایک لونڈی خریدی کم عمر اور نہایت حسین مغل کا ارادہ ہوا کہ بعد بلوغ اوسکو
 استعمال میں لاوے اس نے رہنیاں میں اوسکو سفر و پیش آیا مغل لونڈی کو گھر پر چڑھا
 گیا اور اپنی بی بی سے خوب تاکید کر گیا کہ اوسکو کھن باہر مت جانے دینا کہ خراب
 صحبت میں بگڑنا جو اسے اور پڑوس میں بھی تاکید کر گیا کہ بہائی ذرا نگاہ رکھنا کہ میں
 بد صحبت میں بجای چنا سچ مغل تو رخصت ہوا لونڈی پہچنے کہی کہی بازار کو پھیلنے
 جاتی تھی اور مغل کو بہت روز گذر گئے وہ لونڈی بلوغ پراگئی اور کسی پارسی سے یہ سننے

تو اب بازار میں دیر کر سنے لگی اور بی بی چلو چہتی کہ مردار اب تو اتنی دیر بازار میں کیوں
لگاتی ہی کہیں یا تو نہیں کر لیا جو میرا چونڈا منہ سے منڈواوے تو باندی جواہر ہستی
واہ بی بی تم کیا کہتی ہو بیان تک کہ اوسکارا کچھ کچھ فاش ہوئے لگا اور جب اوس سے
کھا جاتا تو وہ بھی کہتی واہ بی بی تم مجھ کو عیب لگاتی ہو پس جب کہ لونڈی کو سب حرام
سے رہ گیا اور کچھ آنا نظام ہو گئی بی بی نے بالکل اوسکو بازار جانیسے روکا او
جب اوس نے پوچھے کہ اگر تو سچی ہی تو کیا ہی تیری بیٹن وہ کہتی واہ بی بی تم آسے ہی مجھ کو چہتی ہو
بیان تک کہ بڑوس میں اوسکی چڑہ ہوئی جو عورت بڑوس کی آئی وہ کہتی واہ بی
کہاں ہے واہ بی کیا کرتی ہیں اور وہ لونڈی ہی کہہ لیا جاتی اور یہی کہتی واہ بی
تسہنے مجھے کیا مقرر کیا ہے جو ہر وقت کی ہنسی مقرر کی ہی حاصل کلام جب تو جینے
پورے ہوئے اور لونڈی کے لڑکا پیدا ہوا تو ہر طرف غل شور عورتوں میں بڑا کہ
تو واہ بی واہ بی ہو رہی تھی سواج واہ بی خود موجود ہوئے پس اوس لڑکے کا نام
واہ بی پڑ گیا اوس کا بیٹن پہلے ہی اوس واہ بی کا کثرت استعمال سے دہلی ہو گیا ہی کیونکہ
جو خدا کے نام سے منسوب ہو تو کچھ تو تعلق خدا کے ساتھ ہوتا شریفون کا یہ کام نہیں کہ اسے
خواب پاک نین گستاخی کریں جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں دہلی لفظ
بجا بولتے ہیں خدا ہدایت دے نظم اسم اللہ جو کہ ہے وہ اب + اوس سے
برگزینین دہلی ہیں یہ تو دلدار تارناہمین اوگر ستارخ + یہ دہلی نہیں میں واہ بی میں
صل باندی سے ہنگی انکی نسل + نصف ترکہ میں نصف تازی میں + چنانچہ ایک
ستفقا قریب قریب برس کا لکھا ہوا جواب سراج الاسلام صاحب ادم جامع مسجد پاس ہے
مخوردہ اوس کے نقل ہی مناسب ہوا کہ اس میں چپ جاوے کہ تا اہل اسلام سنت جماعت
ضیح ہو جاوے کہ یہ گروہ گراہی اور اصلی استفقا جسکا جی چاہا اہل صاحب کے پاس ہو گیا ہو

استفتاء

شخص احد یا کثایت مرد کا ثناء اشرف مخلوقات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ چھا
ہم کی امانت کرے یا کہہ کہ شفاعت کچھ حضرت پر موقوف نہیں خدا جسکو چاہے شفاعت
کھا اور اگر حضرت کو اختیار شفاعت کا تھا تو اپنے چھا اولیٰ خیر کی شفاعت کیوں نہ کی

یا امامتہ اولیاء اللہ کی مثل شہنشاہ اولیا سلطان الاصفی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ
اور حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ الاصفی اور حضرت
خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ العزیز اور حضرت شیخ الشیخ شہاب الدین
قدس سرہ الاصفی کے کربے یا دلائل انحراف پر جسے کوبرا اور کبرہ اور درود مستغنا
اور اوراد فتحیہ پر جسے کوٹرک جانے یا بیج آیت پر جسے کوگناہ کبیرہ اور سیوم اور جہارم
میں قرآن شریف پر جسے کوبرا جائے اور محفل مولود شریف کو برا جانے یا ہتھکٹ
کو اولیاء اللہ سے علی الاطلاق شرک کہے یا بادشاہ اہل اسلام کو کافر کہے یا جن
سودیوں کو شمس العجمی میں علما حرمین شریفین زاد ہما اللہ شرفاً و تعظیماً نے بد مذہب
سمجھ کر مکہ شریف سے نکلوا دیاموا یا پیشوا جانے وہ شخص اہل سنت کے نزدیک
مذہب اور دینی ہے یا کیا بیخواتوجروا

اجواب

ایمانت کرنے والا حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر مرتد ہے
اور حکم اور حکم اقل ہے شفا ر قاضی حیاض میں ہی اعلم وفقنا اللہ وایک ان جمیع
منہا البیہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علما واکوت - نقضاً فی نفسہ او دینہ او خصلتہ میں
خصالہ او عرض لہ او شہدہ بشیئہ علی طریق الب لہ او الا زرار علیہ او التصفیہ اشأ
او الغض منہ او العیب منہ سب لہ و احکم فیہ حکم السباب یقتل ترجمہ
سب لوگ جو گالی دے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یا عیب لگاوے اوں کو
یا کچھ نقصان ان کی ذات خاص میں یا نسب میں یا دین میں یا کسی خصلت میں
ان کے خصلتوں میں سے نکالے یا تعریض کرے ان کے ساتھ یا تشبیہ دے
آپکو ساتھ کسی چیز کے بطریق گالی دینے آپ کے یا عیب لگانے کے آپ پر یا آپ کی
شان کو چھوٹا جانکر یا عیب لگا کر آپکو یہ گستاخو دینے والے ہیں اور حکم اوس میں
حکم گالی دینے والا یہاں ہے قتل کیا جائیگا بہر تقدیر ہی کہ قال محمد بن سخی
احیاء العلماء ان شانہ البیہ صلی اللہ علیہ وسلم و المتعصّل کافر و الوعدہ جار علیہ بندہ
اللہ لہ و حکم عند الامتہ القتل من شک فی کفرہ و عدا بہ نقد کفر ترجمہ محمد بن سخی
نے اجماع کیا علما نے اس بات پر کہ گالی دینے نقصان لگانے والا حضرت کا کافر ہی

اور اوس پر عذاب و عید کا جاری ہی اور حکم اوس کا امت کے نزدیک قتل ہی اور اوس کا
عذاب و کفر میں جو شخص شک کرے تحقیق وہ شخص کافر ہے اور یہ بات کہنی کہ
شفاعت حضرت برہم قوف نہیں خدا جسے چاہے شفع کر دیکر اگر مراد اسی شفاعت
صغریٰ سے ہی تو نبی شک حضرت برہم قوف نہیں بلکہ بعد شفاعت حضرت کے شفاعت
صغریٰ باب بیٹے اور شاگرد استاد اور برادران یعنی میں ہوگی اور اگر مراد شفاعت
اکبریٰ ہی تو خلاف اجماع اہل سنت و جماعت بلکہ خلاف حدیث کے ہی شفاعین نظر
طویل روایت کی ہے خلاصہ اوس کا یہ ہے کہ سب قیامت کے دن آفتاب قریب ہوگا
اور خلقت عاجز ہو جائیگی لوگ حضرت آدم علیہ السلام باپن اور پھر ابنیا باپن رسید
شفاعت حاضر ہونگی اور سب ابنیا نفسی پکاریں گے اور کہیں گے کہ ہم اس کام کے
لائق نہیں اور ایک دوسرے پر جوار کریں گے یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا
وعلیہ السلام پر نوبت پہنچے گی حضرت ہی وہی عذر کر کے حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر جوار کریں گے تب لوگ حضورین حاضر ہوں گے حضور اعلیٰ
فرمادیں گے میں اس کام کے واسطے ہوں اور آپ شفاعت پر متوجہ ہوں گے
نظر اب جو خلاف اس حدیث کے اور اجماع اہل سنت و جماعت کے کوئی بدعت
کہے کہ شفاعت حضرت برہم قوف نہیں حاشا ثم حاشا وہ شخص اہل سنت و جماعت
سے نہیں بلکہ بدعت اور دشمن اہل سنت و جماعت کا ہے اور یہ کلام کہ اگر ایک
اختیار ہو تا تو ابولہب جبرہ کی شفاعت کرتے محض جہالت ہی کہ شفاعت سے ملائکہ
کے واسطے کفاروں کے لئے جن اولیاء اللہ کی ولایت ہو اثر ثابت ہی مثل
رسول اولیا شہنشاہ اصغیا حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اور اولیاء کے
ان کی ولایت کا انکار کرنا ان کی امامت کرنی پڑا سورہ اعظم اور بدعت سیئہ ہے دلائل بخیرات
پڑھئے کو کر دہ اور دو دستغات پڑھئے کو ترک کرنا غایت بد مذہبی ہے کیونکہ
دلائل بخیرات میں بہت سے دو در احادیث میں آئے ہیں اور جو سوای احادیث
کے ہیں جمع کئے ہیں اور دو دستغات ایک در و دو طویل طویل اور بچہ ہفتہ کے حضرت
سے ہے اور شرح اذکار امام نووی میں ہی و لافرق بین تو کلمہ توسل والا ستغاثہ و لافرق
والتوجه برحمتہ اللہ علیہ وسلم ترجمہ اور نہیں فرق ذکر توسل اور ستغاثہ بیچے
نہر مانگیکی اور شفاعت چاہئے گی اور اون کے ذریعہ سے متوجہ ہونے لگی اور مواہب

لذین یمن ہی ویسبحی للذین ان یکثیروں۔ الدعاء والترضی و الاستغفار
والشفع والتوسل به صلے اللہ علیہ وسلم تجد یومین استشفع
به ان یشفعہ اللہ واعلم ان الاستغاثہ طلب الغوث، فاما المستغاث
یطلب من المستغاث لہ ان یحصل الغوث منه خلاصہ مطلب یہ کہ زاری کو
چاہیے کہ بت دعا مانگے آپ سے مدد چاہیے اور سہارا کرے پس مکروہ اور شرک
کما ان درود بخاہرگز مسلمان کام نہیں کیونکہ بعض درود دلائل السیئات کے احادیث
صحاح سے مروی ہیں تو گو یا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو نفع لکھ کر
حکم دیا اور اوراد فتحیہ پڑھنے والی کو شرک کما سوا ہی کفر کے اور کیا کہا جاوے
کیونکہ وہ دعا بتامہ مشتمل ہے اور پر سبج اور تہلیل اور تکبیر اور دعا کے پس جہاں
اشیا کو شرک نہرایا تو مہمو کفر کے اور کس لفظ کا اطلاق کیا جائے بیچ اثبات کا
پڑنا اگرچہ صدر اول میں نہتا مگر جواب اسطر کے پڑنیکا اتفاق فی علوم القرآن
تفسیر امام جلال الدین سیوطی سے نکلتا ہے اور بالفرض اگر قرآن شریف کا پڑنا
موجب ثواب کا نہ ہو تو گناہ کبیرہ اور موجب عذاب کیونکر ہوا علیٰ ہذا القیاس جہاں اور رسوم
میں پڑنا محض مولود شریف اگرچہ فردن مکمل میں نہ تھی لیکن جب سے شروع ہوا
علامہ بریلو کر نے رہے مثل حافظ ابی السخاوی اور حافظ ابن جریر مصنف
حصن حصین اور ابن جوزی محدث اور حافظ ابن عمار الدین کنیہ اور شیخ ابو حنظلہ
اور حافظ ابوشامہ امام نووی کے استاد اور علامہ ابن مفلح اور امام ابن حجر اور شیخ
عبد الحق محدث دہلوی اور بہت علماء پس برا جانا اس قبل کا بدگمانی ہی علماء است مرحوم
کے ساتھ اور ہتھانت کو علی الاطلاق شرک کما غایت بددینی ہے البتہ ہتھانت
بالاستقلال اس طرح سے کہ کسی دل کو مشغول اور قادر جانے کے بغیر اللہ کے رجوع
کے اور بدون اللہ سے مانگے وہ ولی دیتا ہے ممنوع ہی اور اس طرح سے کما
یا الہی ہر کت فلا نے بزرگ نہ کے میری حاجت پوری کر دے یا یوں کہے کہ اسی حضرت
تم میرے حق میں جناب باری سے دعا کرو اور دینے والا حاجت کا اللہ تعالیٰ کو کجا
اور ولی کو وسیلہ اسکو آج تک سوا ہی چیز بد مذہب یا بیوں کے کسی عالم اگلے عہد
منع نہیں کیا بلکہ صحابہ کرام خود کرتے تھے ابن عبد اللہ نے استیعاب میں روایت
کی ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حکومت میں بصرو میں ہجرت

نابذ جعدی صحابی رضی اللہ عنہ کے ایک کہیت جو ان کے مقدمہ میں کوڑے لگنے نابذ
 جعدی نے اُس وقت جب اَشعار کے اور پڑھے ایک اور میں یہ شعر ہے شعر
 فیا قبر النبی وصدا حبیته + اَلایا غوثنا لو تسمعونا ترجمہ
 اسی قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اون کے دونوں یاروں کے اسی مددگار ہمارے
 اگر ہماری سن یوم حضرت کے مزار منور اور شیعین کے مزار مطہر سے مدد چاہی شیخ
 عبدالحق محدث دہلوی شرح عربی مشق کے باب زیارة القبر میں کہتے ہیں قال
 الامام الشافعی قبر الامام موسیٰ کاظم تریاق مخرج للاجابة وقال
 حجة الاسلام محمد بن الغزالی کل من یستمل به فی حیوۃ یتمل به
 بعد وفاته ترجمہ کہا امام شافعی نے قبر امام موسیٰ کاظم کے تریاق مخرج ہی
 واسطے قبول ہوئے دعا کے اور کہا حجة الاسلام امام محمد غزالی نے جیسے زندگی میں
 مدد مانگی جاتی ہے اُس سے بعد وفات مدد مانگی جاتی ہے اور شرح الامام نووی
 میں ہے ولا فرق بین ذکر التوسل والاستعانة والتشفع والتوجه به
 صلی اللہ علیہ وسلم وکذا العین من الانبیاء والاولیاء ترجمہ نہیں ان
 ذکر توسل اور استعانت اور تشفع اور توجه کے بذریعہ حضرت کے صلی اللہ علیہ وسلم
 اور ایسی ہی انکی سواری اور انبیا اور ایسی ہی ہے اولیا اور فتاویٰ عالمگیری باب یا
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں خود عادات سلام کے اور شیعین رضی اللہ عنہما کے
 لکھی ہے ماحصل اور سکا یہ ہے کہ سلام تم دونوں پر آئے پاس سونیا الو حضرت کے
 اور وزیر اور شیر اور مددگار اور قایم رہا موصوف حضرت کے ہم ہمارے پاس آئے
 میں تم دونوں کو وسیلہ گردانتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف
 کہ ہماری سفارش میں الی آخر وہ ورفاویٰ خیر میں کہ کتاب معتد ہے لکھا ہے
 واما قولنا یا شیخ عبدالقادر هو نداء واذا اذیف الیه شیعنا
 عنہ فہو طلب شیعۃ اکرام اللہ تعالیٰ فی الموجب للحرمة مرقوم
 لیکن قول او شکا یا شیخ عبدالقادر بس وہ ندا ہے یعنی پکارنا اور جب او شیخ شیعنا
 بڑا یا گیا تو ایک چیز مانگنی ہے کہ اللہ نے اونکو اکرام کیا ہے پس اس لفظ شیعہ
 ہونیکا کیا سبب ہے فقط فعل استعانت صحابہ سے لیکر جناب چلا آیا یہ جو کوئی
 علی الاطلاق استعانت کو شرک کہے غور کیا چاہیے کہ یہ ہر شرک کہان تک پہنچتا ہے

اور شرک کہنے والوں کو کھان تک پہنچاتا ہی کا فرما کسی مسلمان کا خاص کر کے
 کہ فلان شخص کا فرسہ خواہ بادشاہ ہو خواہ رعیت جائز ہمیں جن مولویوں کو علماء
 حرمین شریفین زاد ہوا اللہ شرفاً و تعظیماً نے بعد ثبات کرنے والی بد مذہبی کے
 از روی قواعد شریع شریف کے فتویٰ دیکر مکہ شریف سے سٹکوا دیا اور اب تک وہ لوگ
 اسی عقیدہ فاسدہ پر قائم ہیں یا اور ان کے ہم مذہب جو ملک عرب شریف کو نہیں
 گئے مگر عقاید میں ان کے ساتھ بہت موافق ہیں خواہ ان کو کہنے کسی شہر سے نکلا ہو
 یا نہیں جو اپنے مذہب کو اپنا مقدس اور پیشوا بنا دے وہ ہی ان کے مثل بد مذہبی
 اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسے فتنوں سے محفوظ رکھے آمین ۵ لکھنے والا امجد علی

گمراہین طالب علمان فیض احمد بدوئی عرض کرتا ہے کہ میں اپنے علم و عمل سے حقیقت
 حدیث سے واقف ہوں کہ ان میں اور کمان فتویٰ لکھنا گمراہی و بد مذہبی کی ذمہ
 التا لکھیں قدوة العارفين سیدی سیدی جناب سید حکیم نور الدین صاحب کبریا و
 وامت افادہ کے مجبورانہ ہندو سترین بقدر اپنے علم اور ہمت و ادب کے لکھیں میں گمراہ
 دیکھنے والے حق اور موافق کتاب تصور فرما دین تو اپنی عمر اور دستخط سے مزین
 فرما دیں اور جو کچھ غلطی اس گندہ دہن ناسمجسہ رو کی دیکھیں تو حبتہ اللہ اس کے
 اظہار سے اور اطلاع میں دریغ نظر ماوین فان العمدہ علیہم فقط لا ینفعہ

اجاب خانہ لقا صاحب حشر علیہ الدلائل الآثم المدعو محمد امیر اللہ جعل اللہ اعظمہ فیہ من اولیاءہ
 جو شخص کوئی کلمہ استخفاف کا ثبت ہے یا جناب حضرت سید الانبیاء والمرسلین ملاذ الاولین
 والآخرین علیہ افضل صلوات المصلین اکل تسلیات المسکین صراحتہ یا کنایتہ محمد یا سہو
 جان بوجہ کے یا باقتضای جہالت اور بیچلی یا بسہل نگاری حاصل کہ بوجہ من الوجہ
 زبان سے نکالے یا لکھ لیا جا ہے وہ کافر مذہب یقیناً اور جو شخص اس کے کفر میں
 تردد کرے وہ کافر ہے اور جو شخص علماء اہل سنت کو اور حضرات اولیا کو برا جانے
 اور برا کہے یا بادشاہ اہل اسلام کو برا جانے یا دلائل انحراف و درود مستغاث اور
 اور دفعہ پڑھے کو یا محض مولد شریف کو برا جانے وہ شخص کافر اور مرتد ہے
 بلا غیبہ فرقہ مسیحیہ و تابعیہ کہ پیر و ادون مولویوں کے ہیں کہ انہوں نے مذہب
 بیان رائج کیا ہے سب کافر اور مرتد ہیں + الراتم محمد فضل جو خرم اللہ بخیر محمد فضل محمد

محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی
محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی
محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی
محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی
محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی
محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی
محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی
محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی
محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی
محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی	محمود عظیمی

شرح مقبول غنائت
محمود عظیمی

اعلان

گروہ اہل حق سنت جماعت پر واضح ہو کہ زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عام قبور مسکین کی طرح مستحب نہیں ہے اور جو مستحب کلمہ اور سکا قول ضعیف اور مروج ہے کیونکہ وہ زیارت حضرت سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمت للعالمین کی ہے سائر مقابر سے فاضل قریبی جیسے آپ کی ذات اشرف المخلوقات ہے اسے طرح آپ کی زیارت بھی افضل الزیارات ہی اسی واسطے بعض علمائے قریب اور بعض نے واجب لکھا ہے اور افضل طاعات اور زیادہ تر ثواب میں سے ہے اور جو کہ حدیث شریف ہے کہ لا تتخذوا قبوری عیداً اس طرح پر وہاں کوئی فعل شجاعہ و جہاد نہ دیکھو نہ میں سے نہیں ہوتا سب طریق مسنون اور احسن ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت کے قبر کو اتنا عید سے بچا یا ہی وہاں کوئی بدعت بدھنیں نہ ہوتی

پس کتاب اتمام الحجۃ میں جو اکیس حدیثیں بعضے صحیح بعض حسن و جوب زیارت میں ہیں
اون سبکو صادم منکی کی عبارت سے جھٹلایا ہے او سکودرست مت جانو وہ
جھوٹ ہے وہ کتاب مخالف اجماع ہی اوسکی سند نہیں سنت جماعت کے
مذہب کی وہ کتاب نہیں زیارت سے مت باز رہو کہ سعادت دارین سے
اللہ تعالیٰ سب بھائی اہل سنت جماعت کو شوق زیارت دے آمین تمت

الطَّلوعُ وَالسَّعْيُ التَّامُّ وَالْكَمَالُ

جو کہ اس کتاب میں آداب زیارت قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درج ہوا
اب مناسب ہوا کہ دعا طواف و سعی ہی لکھی جاوین تاکہ بھائی مسلمانوں کو نمانہ
ہو اور حج کو جاوین تو طواف اور سعی کی دعائیں یاد رہیں مقام کے محتاج نہوں
اول دعا بیت اللہ کے قریب کرنا پڑے گی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمَعِنَا السَّلَامُ وَمَا لِيكَ يَوْمَ السَّلَامِ مُعْجِبًا
رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَقَدْ خَلْنَا الْجَنَّةَ دَارَكَ دَارَ السَّلَامِ مَبَارَكًا
وَمَا كُنْتَ يَوْمَ الْجَلَدِ وَالْإِكْرَامِ اللَّهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هَذَا شَرَفًا
وَتَكْرِيمًا وَتَعْظِيمًا وَمَهَابَةً وَرَفْعَةً وَبَرًّا وَبِرًّا يَا أَشْهَدُ
شَرَفَهُ وَكُنْ لَهُ وَعَظْمُهُ مِنْ حَجَّةٍ أَوْ أَعْمَرْتُمْ شَرَفًا وَتَكْرِيمًا
وَتَعْظِيمًا وَمَهَابَةً وَرَفْعَةً وَبَرًّا وَأَوْفَا دُخْلٍ مِنْ بَابِ مِثْلِهِ

جب دروازہ شیبہ کے اندر قدم رکھے تب پڑھے

يَقُولُ رَبِّ ادْخُلْنِي مَدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مَخْرَجَ صِدْقٍ
وَأَجْعَلْ لِي مِنْ ذَلِكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا وَقَدْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَيَّنَ
الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا وَنَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ
شِعَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۝ ۱۱

نَسْتَطَوِّفُ حَرَّ اسْوَدَّكَ سَائِرَ كَثْرَةِ اَهْلِ رِثَتِ طَوَّافِ اسْطَرَحْ كَرِي
 اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ طَوَّافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ طَوَّافِ الْعُمْرَةِ
 وَالْاَفَاضَةِ اَوْ اَقْلَ وَفَقِيْرَةً لِي وَلِقَبْلَهُ مَبِيٍّ يَسْمُوهُ اللهُ اَكْبَرُ
 وَلِيَّ اَكْبَرُ يَهْدِي بِي مِنْ طَوَّافِ شَرْعِي وَبِهِ رُتْبَتَا وَكَيْ سُبْحَانَ اللهِ
 وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْاَلَاءُ لِلّٰهِ اَكْبَرُ اَكْبَرُ وَلِاَحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
 اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالنُّقْيَ وَالرِّضَى وَالْعَافَاةَ وَالْغَنَى اللَّهُمَّ اِنَّا
 بِكَ وَتَعْبُدُ بِقَائِلَتَايَاكَ وَوَقَائِعُ تَعْبُدُكَ وَابْنَاءُ السَّنَةِ نَبِيَّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ الشُّوْطُ الثَّانِي دُورِي طَوَّافٍ مِنْ بَيْتِ رَبِّ
 اللَّهُمَّ اِنَّ هَذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَاحِدٌ حَرَمُكَ وَلَمْ يَكُنْ اَمْنُكَ وَالْعَبْدُ
 عَبْدُكَ وَهَذَا مَقَامُ الْعَابِدِيْنَ بِكَ مِنَ النَّارِ حَرِّ مَيَّا اَكْبَرُ لِحُومِنَا وَمَشْرُوتَا
 عَلَيَّ لَكَ يَا اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالشَّرِّ وَالنُّقْيَانِ وَالْفَقْرِ وَسَوْفٍ
 الْاَهْلَافِ وَسَوْفِ الْمُنْظُورِ الْمُنْكَرِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ الْاَكْبَرِ اَسْأَلُكَ
 مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيَّاكَ وَحَبِيْبُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّيَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ثَابِتِ الْعَالَمِينَ الشُّوْطُ الثَّلَاثُ مَيْسَرِي طَوَّافٍ مِنْ بَيْتِ رَبِّهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا
 مَبْرُورًا وَسَعْيًا مَفْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا وَعَمَلًا مَبْرُورًا مَقْبُولًا وَلَعَنَ
 لَنْ يَجُوزَ يَا نَوْرَ النُّوْرِ اَخْرَجْنِي اَنَا وَالَّذِي وَالَّذِي وَالَّذِي مِنَ الظُّلُمِ اِلَى النُّوْرِ
 اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ مَوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِدِ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ
 لَامَةٍ وَالْقَبِيْرَةَ مِنْ كُلِّ نَجَسٍ وَالْقَوْلَ بِالْحَقِّ وَالْحَقَّ مِنَ النَّارِ يَا عَزِيزًا عَافَا
 يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ الشُّوْطُ الرَّابِعُ حَرَمِ طَوَّافٍ مِنْ بَيْتِ رَبِّهِ اللَّهُمَّ اَظْهِرْ لِي
 بَعْدَ ظِلِّ عَرْشِكَ اَوْ اَظْهِرْ لِي عَرْشَكَ وَلَا بَأْسَ اِلَّا وَجْهَكَ وَاسْقِنِي
 مِنْ جَوْشَنِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَوْضِعَ
 لَا اَظْهَرُهَا اَبَدًا اللَّهُمَّ حَبِيْبُ الْبَنَاءِ اَلْاِيْمَانِ وَزَيْنُتُهُ وَقُلُوبُنَا
 وَكَلَامُ الْبَنَاءِ الْكُفْرِ وَالْمُشْوَقِ وَالْمُضْيَاكِ وَاجْعَلْهُ مِنَ الرَّاشِدِيْنَ
 اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَبِهِمَا يَفِيْ حِسَابُ الشُّوْطِ الْخَامِسُ مِنْ بَيْتِ
 طَوَّافٍ مِنْ اللَّهُمَّ اِنَّ رَحْمَةً حَقَّقَ قَاتِلِيْنِ يَمَّا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَحَقَّقَ
 كَثِيْرَةً يَمَّا بَيْنِي وَبَيْنَ خَلْقِكَ اللَّهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا قَاعُ عَفْرِ لِي وَمَا
 كَانَ لِي مِنْهَا قَاعُ عَفْرِ لَكَ وَاعْتَنِي بِعَمَلِكَ عَنْ خَلْقِكَ وَبِطَانَتِكَ

مِنْ مَكْرَمَتِكَ وَيُغْفِرَ لِي عَنْهُ مِنْ سِوَالِكَ يَا وَاسِعَ الْغُفْرِ اللَّهُمَّ ارْزُقْ
 أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ الْمَعْقُولَ الْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْآخِرَةِ وَالْعُقُوبَةِ
 بِالْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ مِنَ النَّارِ يَا عَزِيزَ الْغَنَاءِ يَا رَازِقَ الْعَالَمِينَ الشُّوْطِ
 السَّادِسَ بِمَنْعِهِ خُوفٍ مِنَ اللَّهِ إِنَّ أَسْأَلَكَ إِيْمَانًا تَكْمُلُهُ وَيَقِينًا
 صَادِقًا وَرِيقًا وَاسِعًا وَقَلْبًا خَافِعًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَحَلَاكَةً لَاحِقَةً
 وَتَوْبَةً تَقْضِيهَا وَتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَعْقِلًا وَمَوْجِبًا
 رَحْمَةً بِسَمَةِ الْمَوْتِ يَا عَزِيزَ الْغَنَاءِ يَا رَازِقَ الْعَالَمِينَ يَا وَاسِعَ الْغُفْرِ
 يَا تَارِيْعَ رِيقِ الْغَنَاءِ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ
 وَلِخَلْقٍ عَلَى كُلِّ عِلْمٍ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ
 يَا رَازِقَ الْعَالَمِينَ الشُّوْطِ السَّابِعَ سَائِرِينَ طَرَفَ مِنْ يَدِ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ
 عِظَمُ بَرٍّ وَهَمَّ حَكِيمٍ وَأَمَّتْ يَا اللَّهُ حَكِيمٌ حَكِيمٌ لِكَيْ يَكُونَ عِظَمُ الْعَقْلِ
 عَنِ اللَّهِ إِنَّ أَسْأَلَكَ حَسْرَةَ الْيَقِينِ وَالسَّلَامَةَ فِي الدِّينِ وَالْعَافِيَةَ فِي
 الْبَدَنِ وَالصَّحَّةَ فِي الْجَسَدِ وَالشُّوْطِ فِي الْمَعْقُولِ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاتِ مِنَ النَّارِ
 يَا عَزِيزَ رِيقِ الْغَنَاءِ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ
 الْفَاحِشَةَ دُعَاءَ الْكُفْرِ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ
 يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ
 وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ وَالْكَرَمِ وَالْكَرَمِ وَالْكَرَمِ وَالْكَرَمِ
 حَكِيمًا وَأَجْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَمَذَابٍ لِأَخِي يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ
 دُعَاءَ الْمَلَأَنَزَمِ اللَّهُمَّ إِنَّ قَبْدَةَ وَابْنٍ مُجِبٍ لِقَوَائِفِ نَحْتِ بِإِسْكَ
 لَهْزٍ مُيَا عَتَاكَ مَسَدَ لِكَيْ يَكُونَ أَرْجُوَ رَحْمَتَكَ وَأَحْسَنُ عَذَابَكَ
 مِنَ النَّارِ يَا حَكِيمًا يَا قَدِيرًا يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ
 نَزَقَ ذِكْرِي وَنَضَمَ وَرَدِي وَفَضَّلَ أَمْرًا وَطَهَّرَ قَلْبِي وَتَوَقَّرَ لِي فِي
 قَبْرِي وَغَفَرَ لِي ذَنْبِي وَأَسْأَلَكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ يَا رَازِقَ
 الْعَالَمِينَ الْفَاحِشَةَ دُعَاءَ الْمَقَامِ اللَّهُمَّ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ يَا رَازِقَ الْغَنَاءِ
 اللَّهُمَّ تَقْضِ كَيْفَ تَكُونُ عَلَى وَجْهِ الشَّيْءِ أَسْأَلَكَ يَا اللَّهُ أَنْ تَكْفُرَ قَوْلِي بِمَا مِنْ حِلٍّ
 لَمْ تَكُنْ وَمِنْ بَعْدَ نَعْمٍ مَسْأَلَتِكَ وَتَحْبِيبِكَ وَأَمِّنَا يَا اللَّهُ عَلَى الشَّيْءِ

ضروری صوم و صلیق و حج و زکوٰۃ وغیرہ حج میں بھائی سنت جماعتوں کو چاہیے کہ عسکراً
 اور بہر کتاب ضرور اپنی باس رکھیں کہ سعادت دارین حاصل ہو اب مختصراً سب ہوا
 کہ تہوڑا حال عبادات حسب ذوالزہ ماہ کا کہ بجای اوسکے رسومات سیہ ہوتے ہیں
 لکھا جاوی کہ تباہی سنت جماعت رسوم بد سے بچیں اور عبادات حسب بجالاؤ
 کہ دوزخ سے نجات پاویں اور بہشت برین میں آرام کریں واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہی **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا**
أَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَارْجِلَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَلَا تَأْكُلُوا
مِمَّا بَيْنَ يَدَيْكُمْ مِنْهَا وَلَا شَرْبًا وَلَا تَمْسُوا السُّرُورَ اور جب نماز کے لیے اٹھو تو
 ای ایمان والو جب اذان دی جاوی وہ سطر نمازوں جمعہ کے پس دوزخ و طرف ذکر اللہ
 کے اور جھوٹ و خد و فرخت یہ بہتر ہے واسطے تمہاری اگر تم جو ماننے والے
 فائدہ لینے جتنے احکام الہی فرض میں جس وقت اون کے ادا کرنا وقت اور
 نور ادا کریں دیر نہ کریں دنیا کا کیسا بھی کام ہوا وسکا دریغ کریں کہ دنیا کا نفع خالی
 ہے اور عقیقی نفع باقی رہے تو اداسی و غریب کیا سطر اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی
 اب آگے علیہ عبادات اور ذکر کی اللہ تعالیٰ عنایت دلاتی ہے **فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ**
فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَظَمَاتٍ لَّيْلًا اور جب نماز پڑھو تو اللہ کو یاد کرو جیسے لیل کے
 ادا کرتے ہو پس جب ادا کر چکونما پس ہل جاؤ زمین میں اور تلاش کرو فضل اللہ کا
 اور یاد کرو خدا کو بہت شاید کہ تم فلاح یا نیوالی ہو فائدہ لینے جو کام اللہ تعالیٰ نے
 فرض کر دیا اوسکا ادا کرنا تو فوراً چاہیے اور سکا وقت اوسے ملا جب نماز کا وقت
 آوے فوراً اول وقت ادا کرو جب مال کو سال گذر جاوے اور زکوٰۃ کے لائق ہو فوراً زکوٰۃ دو
 جب حج کرنا کے موافق مخرج ہو فوراً حج کرو جب ماہ رمضان آوے فوراً روزہ رکھو پس
 کل کریض تو بلا تساہل گزارو علاوہ فرض کے اور وقت کو بھی غفلت میں نہ جانے دو
 اپنا خیر یہ فرض لین دین نوکری چاکری اور جو کار و بار جس طرح بہرہ گزیر
 اور خیر اگو پسند ہو کر و نافرمانی سے بچو اور کوئی دم یاد الہی سے خالی نہ جائید
 اور جو سال بھر میں رسومات سیہ ہوتے ہیں وہ اصل میں عبادات حسب کے
 دن میں پس معلوم کرو کہ اسلام کے عید کو ایسا نہ سمجھنا چاہیے
 جیسے کفار و منافقین اور یہ کہ کیونکہ اسلام معتقد و مکرم ہے
 اس واسطے اوسکی عید بھی عبادت سے خالی نہیں ہے اور
 عبادت دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو بدنیہ اور ایک مالیہ پس جو کام

کرے ایک دن دو اور دین سے مالکی نلایا تو بدینہ عبادت پائی جاوے یا مالکی
 شادی عینی خرید فرمخت میں اسکا بھائی ہی سبب اگر ان دو امروں سے جس کام میں
 ایک پایا جاوے وہ مذکورہ مذہب میں اسکا واسطے ہر ماہ کی عبادت حسنہ کا خلاصہ
 لکھا جاتا ہے کہ وہ کیا عبادت میں اور رقم کیا کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اسکا
 فضل تلاش کرنا تھا کہ بجای اوسکے نافرمانی خدا میں مبتلا ہوتی ہو بسبب موم حرام
 قرآن شریف پڑھنا واسطے ثواب پونہ جانی میت کے یا محاسن سیلاؤ کرنا یا ذکر
 شہادتین کرنا ان دنوں میں ہو کون کو کھلانا اور ورد وظایف کثرت نوافل
 کثرت درود اور اذکار الہی کرنا یہ سب وابستہ خواص فضل اللہ میں ہیں اور یہ
 اوٹھانا تعزیر بنانا حاج کرنا قبول تاشہ سبحاناکمیل تاشہ سیلا کرنا یہ بجا سہجے
 اور ان سبکی تشبیح میں لے کتاب انوار محمدی میں کر دی ہی کہ اول سے
 مغلوں میں عبادت بہ بنیاد مالہ پائی جاتی ہی اور دوسرے میں دو نوام میں سے
 ایک مذہب پایا جاتا اس سے ایسی ہی سال ہر کی عبادات ہیں اول معلوم کر کہ اسلام
 کی دو عیدیں ہیں ایک بعد رمضان شریف اور ایک بعد حج کے جسے عید بقرعید
 کہتے ہیں اور آٹھویں دن جمعہ کی عید ہی علاوہ اسکے اور چوتھیاں ہیں موتا ہی
 اوسمیں اکثر عبادات حسنہ ہیں جسکے عوض میں سموات سیدہ مومن لکھیں جیسے شروع
 سال محرم سے ہوا تو کتاب ریاضین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
 کہ جو شخص پہلے اول شب محرم میں آٹھ رکعت نماز اور ہر رکعت میں دس بار سورہ
 اخلاص شفاعت ہوا اوسکی اور اوسکے کہ والو کی اگرچہ واجب ہوئی ہوا وہ ہر اک
 جسکے عوض میں بیان چاند دیکھتا تاشہ بختے ہیں ہر روایت ہی جو کوئی محرم میں پہلے
 روز پڑھی دو رکعت نماز اور بعد سلام کے تہنہ اوٹھا کر کے تین بار اللہ عزوجل
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم فِیْہَا الْعَصْمَةِ مِنَ الشَّیْطَانِ وَالْعَوْنَ
 عَلَی النَّفْسِ لَمْ یَا رَافِ بِاللَّسْوِیِّ مَا سَأَلَکَ اَلَا شَتَّ عَلَیْکَ اَلَا تَقْرَبُ عَلَیْکَ بَاکَ رَسْمٌ
 یَا ذَا الْجَدَامِ لَمْ یَا رَافِ بِاللَّسْوِیِّ مَا سَأَلَکَ اَلَا شَتَّ عَلَیْکَ اَلَا تَقْرَبُ عَلَیْکَ بَاکَ رَسْمٌ
 کام نیک میں اور کہ شیطاں آہ نامید ہوا میں اس سے تمام سال کو اوسکے بجائے یہاں
 تعزیر کا بندوبست ہوتا ہی ہر ہر روز روزوں کو روزہ اور رات کو عبادت الہی میں
 مشغول ہی جسکے عوض میں عید سے ہی زیادہ خوشی اور میلہ اور کھانا پینا

اور جیسن ہی مناسب تو یہ تھا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا حال شہداء کا ہوتا
 کہ دیکھو شروع پر کیسے قائم رہی کہ جان تک دیدی لیکن فاسقوں کا کتنا کھلم کھاپ ہی
 ایسے خدا و رسول کے کہنے پر مضبوط رہتے کبھی خلاف شروع کام نہ کرتے اور نہ کہہ نہایت
 اور کوئی بلا جو آتی تو صابر اور شاکر رہتے اور امام حسین علیہ السلام کے حال کیا دیکر کے
 تلی دیتے آپ کا حال تو ایسا گذرا کہ ہر سماندار ہر دم او سکویا دکر کے دنیا کی عیش اور
 نافرمانی اللہ سے دور رہا اور جہانگاہ ہوس کے خیر خیرات کرے شب عاشورہ کو چٹا
 کہ سو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں اخلاص میں بار اور بعد فراغ کے شہر بارگاہ تجید
 پڑھے گناہ او کے بخشے جاوین اگرچہ رنگ بیا بان سے زیادہ ہون ایضا حضرت عبداللہ
 بن عباس نے فرمایا ہے کہ شب عاشورہ کو قریب صبح کے چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں
 آیتہ الکرسی اور اخلاص میں تین بار اور بعد فراغت کے سو بار اخلاص پڑھے سنگت
 بخشے جاوین دیکھو وہ دسویں شب اور روز محرم شریف کا کیسی سعادت و ابر میں حاصل
 کرنا کبھی کہ جو کچھ ہو سکے رات کو عبادت اور دن کو روزہ رکھے حضرت امام حسین علیہ السلام کا ذکر کرتے
 سنوای محتاج غریبوں کو کیا ناکملہ و اون کی روح مبارک کو نواب بخشے او کے عوض کیا کام
 ہیں کہ عورتوں کی بی رودی اور کفار و کناہوں اور یا جانشینوں اور یہ ہوم اللہ کے ذکر کا نام ہی نہیں
 پھر کیوں نبی دین طعن کریں اور کفار بھی اٹھنا کریں پھر الی ماہ صفر ہی جو کوع ہندی میں
 تیرہ تیری کہتے ہیں یہ بھی عبرت کا مقام ہی کہ ان نون حضرت کو شدت بد میں کی بت ہی
 تو اول یہی چیز خیرات میں مشغول ہی جو مرض بیماری کیسی ہی آوی کہی نہ کہہ بادی اور
 اس میں آخری چار شبہ ہی کہ حضرت کے غسل محبت کا روز ہی بعد صبح کے غسل کر ہی اہد
 جاشت کے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں گیارہ بار اخلاص اور بعد سلام کے ستر بار وہ
 پڑھے اور ایک بار یہ دعا پڑھے اللہم تصدق عني بقوم هذا اليوم واعصمني من
 سؤائہ و یجئنی حملاً صاباً فیہ من یحوسانہ و کرباً یلہ یفضلک یا دافع الشر و
 و یا مالک الشر یا ارحم الراحمین و صل علی محمد و علی آلہ و علی اللہ لا تجز
 و یا لا و صل علی آئمہ اربعہ الاول ہے جو کوع میں بارہ وفات کا چاند
 کہتے ہیں یہ بارہ روز نوافل پڑھے خیرات کرے حضرت کا ذکر کرنے سنوای کتاب
 شرح شہاب الاحباب میں لکھا ہے کہ بعدین اور تبع تابعین بخبر روز وفات حضرت مرقوم عالم
 صلعم یعنی دوازدہم ربیع الاول میں بہ نیت بدیدہ روح اقدس کے بیس رکعت نماز پڑھی ہے

ہر حرکت میں اکبر نے بار اخلاص چنانچہ ایک بزرگ شریف و سلسلہ اسٹار کو حضرت صالحت نامہ
 صلی علیہ وسلم پر شاد فرمایا کہ تم کو سنا تھا کہ تم نے بجا و بجا بہشت میں سچاں اور بڑی طالع اوس کے
 جس کی عہدہ ارشاد ہوا آگے میں سنا ہے کہ آخر ہی جسکو وہ میں بیان میں لیا جاتا ہے کہ میں کتاب
 فضائل شہو میں لکھا ہے کہ اول روز اور پندرہویں روز اور آخر روز اس میں ہے کہ چار مرتبہ نماز
 پڑھے ہر حرکت میں بار اخلاص تو اسے عظیم ہی اور بڑی عبادت تھی اس کے بعد اس کے اوپر بجا بہشت اور
 جو کہ اس میں ہے میں لکھا ہوا ہے یہ عبادت اور سید نہیں ہے یہی اوسے بارہ وفات گذشتہ کی رعایت ہے
 و جہاں اس میں ہے کہ جناب پرانے عورت اعظم صاحبہ القادریہ حضرت علیہ السلام نے بیان کی تھی تو بجا بہشت
 بادشاہ بارہ وفات میں بارہ روز برابر لکھا ہے کہ تم نے اتنا اور سب سے خیر اور رعیت کو کھانا
 دیا اور حضرت پرانے صاحب ہی خدا افضل عنہ کی عبادت ہے سب کو اس طرح کھلاتے تو ایک عبادت میں
 دو جگہ کھانا کھایا جاوے اور وہ بادشاہ وقت تھا اوسے رعایت جہاں کی اگر کھانہ لوک کرتے تو ایک
 کھانا بارہ روز بھر ہوتا تھا اگر آپ کے نفیس کھانے کھانا نہ تا بگڑتا نہ میں لکھا ہے تو نہ تھا
 تھا لیکن آپ نے غفر کیا کہ تم کھانا میں کیا نہ روز سب کو کھایا کریں گے اور ایک دن کھانا لکھی ہو
 ہے کہ مشائخ حضرت علیہ السلام میں طاعت پسند کرتے ہیں آپ بھی یہی مروی ہے کہ آپ کو خواجہ حسن
 بشارت دی کہ یہ تمہاری گیارہویں بجا بہشت ہے جس میں اس میں یہ نہیں کہ اس کے بعد جہاں اور
 منتیں مقرر کروا گئے جہاں اولیٰ ہی روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس میں ہے
 غریبوں میں کھانے نماز کے بعد میں لکھا اخلاص اور بعد فراموشی سو بار و دو کہ ثواب بڑا ہے اور آپ بھی
 تھے اسٹار کو اور اس چاند کو جو دار کا کہتے ہیں سو بیہی عید سید نہیں کہ جہاں انشان اور جہاں میں
 کرو یہی مقام ہے کہ دار صاحب و شمس کا ہے اور وہ کہ الہی بطور حسن دم کے کرتے تھے یعنی انہی
 کے نام کے ساتھ ان کے لیے اور فوجی تھے کہ کہتے تھے ہاں کہ چہ چہ ہاں ہاں کہ آپ نے اسے اور اسے جو
 وہ جاننے کے کہ آپ یا الہی میں دم کو میں اور وہ وقت مقرر تھی اوتنی روز بعد آپ سانس لیتے ایک دفعہ
 وہ مدت گذر گئی اور بہت عرصہ ہو گیا تھے جانا کہ آپ حالت فرما اس جہاں سے فوراً بجا بہشت میں
 مشغول ہو لیکن جو غیر میں کھانا تو آپ نے شمس الیٰ دینیقت اور کہ مرشد کا تشریف لائے اور
 فرمایا دم دار یعنی اپنے نیا ناچہ جی سفر بہتر ہی اب سانس ہے اس عبادت ہی کہ وہ اور اس میں سانس بہتر
 ہوئے چلے گئے ہیں تم میں کیا اس طرح خدا و رسول کے کیونکہ میں نے کہو دار صاحب کا زندہ لکھی اور بارہ
 الہی یاد کر کے خدا کی عبادت میں بوشش نہ کریں گے اور کیا نہ ہنگامی کہ یہاں ہی بجا بہشت اور جہاں
 بنا کر دار کے بعد ان کو کھانا دار صاحب کے یہ کام ہی جو کرتے ہو تو کہہ دو اور اس میں ہاں بجا بہشت بارہ روز کھانا
 جہاں لکھی فضائل شہو میں لکھا ہے حسن روایت کہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ شہدائے حق

اخلاص اکیبار خدای تعالی دیوی برابر ہر اول اسکے بدن کیس نیکی اور ثواب صد ہزار
 دینا کا علم را زادی سات ہجہ پکا ساتوین اور آٹھویں ذی الحجہ کو شب ترویہ کہتے ہیں
 سو کہ گیت نماز پڑھے ہر رکعت میں آیت الکرسی اکیبار اخلاص اکیبار رسنہ بلاؤن سے
 نجات پاؤا ہنہن دن مذکور کو چہ رکعت پڑھے پہلے چار رکعت بیک سلام اول میں و اعلم
 دوسرے میں لا ھلا ف یسیر میں سورہ کافرون چوتھے میں اخلاص کہ بعدہ دو رکعت
 ہر رکعت میں اخلاص ص تین بار ثواب عظیم ہے شب عرفہ میں یعنی نوین ذی الحجہ میں
 دو رکعت نماز پڑھے اول میں آیت الکرسی سو بار دوسرے میں اخلاص سو بار ثواب عظیم
 روز عرفہ کو چار رکعت پڑھے بیک سلام ہر رکعت میں انا انزلنا یتین بار اخلاص
 اکیس بار بعد سلام کے شتر بار دو دستہ بار ہفتہ بار عظیم ہی شب عید الاضحیٰ میں
 ہی چار رکعت پڑھی ہر رکعت میں اخلاص اور سو ذیقین ایک ایک بار بعد قرع کے شتر بار
 عید ثواب عظیم ہے ہزار ہی روزہ تمام سال میں پانچ ہیں اول ستائیسویں جب
 اوس شب کو سراج صلعم کا ہوا ہی دوسرے پچیسویں ذی قعدہ کو کہ اوس روز
 بنا کعبہ کی ہوئی ہی بیشتر اٹھارویں ذی حجہ کہ اس روز کعبہ تیار ہوا ہی چوتھا بائیسویں
 محرم اوس روز نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی ہی پانچویں بار ہویں
 ربیع الاول کہ روز وفات صلعم کی ہوئی ہے حاصل یہ کہ جو کام ہنوعبادت اور ذکر
 الہی سے خالی نہ ہو خواہ کتنی اسلام سکنا نام ہی اور ناچ رنگ خوشن یہودہ نقلیات
 سبیل قاشیلہ یہ رسم کفار میں ہل اسلام اس سے بچیں فقط جو کہ یہ کتابے بنی ہی
 ساز ہے چار جز میں مترتب ہی لہذا قیمت اسکی دو آنہ فی جلد ہی جن صاحب کو
 خرید مطلق ہو تو مولوی عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ کے پاس سے یا مولوی
 سراج الاسلام صاحب مام جامع سبھی شہر اکرہ کے پاس سے یا وین

قطع تاریخ

زائران نبی ہیں افضل ناس
 جو ہیں منکر وہی ہیں لبس خناس
 تو ہر سچ عیسویں دل موطا لبس نہ کا
 سخت بد دشمن منافق ہی میں نہ کا
 سچ عیسویں

ایضاً

ہی یہ اجماع دین اور قیاس
 فکر تاریخ کیا ہی کہدے امیر
 ہوا جب کر نہ یارت ختم آہں خاتم نگینہ کا
 کہا تا قفلی نہ خوش ہو کہ یار و

